فرمانِ رسولِ مکرم ﷺ

كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے
کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔“

(صحيح مسلم، المقدمة، حديث: 5)

مُقَدِّمَةُ الكِتَابِ لِلإمَامِ مُسْلِمٍ -رَحِمهُ الله-

مقدمۂ صحیح مسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع سب سے زیادہ رحم کرنے والے، ہمیشہ مہربانی کرنے والے اللہ کے نام سے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلٰى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ،

تمام تر حمد و ثنا سارے جہانوں کے پالنے والے اللہ کے لیے اور بہترین جزا تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہے۔ اللہ خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور تمام نبیوں اور رسولوں پر بھی۔

أَمَّا بَعْدُ.

اس کے بعد:

فَإِنَّكَ - يَرْحَمُكَ اللهُ - بِتَوْفِيقِ خَالِقِكَ ذَكَرْتَ أَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعَرُّفِ جُمْلَةِ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فِي سُنَنِ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ، وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ، وَالتَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ صُنُوفِ الْأَشْيَاءِ بِالْأَسَانِيدِ الَّتِي بِهَا نُقِلَتْ، وَتَدَاوَلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا بَيْنَهُمْ، فَأَرَدْتَّ - أَرْشَدَكَ اللهُ - أَنْ تُوَقَّفَ عَلٰى جُمْلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُّحْصَاةً. وَسَأَلْتَنِي أَنْ أُلَخِّصَهَا لَكَ فِي التَّأْلِيفِ بِلَا تَكْرَارٍ يَّكْثُرُ، فَإِنَّ ذٰلِكَ - زَعَمْتَ - مِمَّا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهُ قَصَدْتَّ مِنَ التَّفَهُّمِ فِيهَا،

اللہ آپ[1] پر رحم فرمائے! بلاشبہ آپ نے اپنے پیدا کرنے والے کی توفیق سے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ دین کے طریقوں اور احکام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے (امت تک) پہنچنے والی تمام احادیث کو ان کی منقولہ اسناد سمیت جاننا چاہتے ہیں اور ان احادیث کو بھی جو ثواب اور عذاب، رغبت دلانے اور ڈرانے اور ان جیسی دوسری چیزوں کے بارے میں ہیں اور اہل علم نے ایک دوسرے سے لیں اور پہنچائیں۔ اللہ آپ کی راہنمائی فرمائے! آپ چاہتے ہیں کہ یہ تمام احادیث شمار کر کے مجموعے کی شکل میں آپ کی دسترس میں لائی جائیں۔ آپ نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں ان احادیث کو زیادہ تکرار کے بغیر آپ کے لیے ایک تالیف کی

---

[1] آپ نے یہ بات اپنے شاگرد احمد بن سلمہ بن عبداللہ بزار نیشاپوری سے مخاطب کر کے کہی جنھوں نے آپ سے صحیح مسلم تالیف کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ وہ آپ کے معاون اور اہم سفروں میں اکثر آپ کے ہمراہی ہوتے تھے۔ (تاریخ بغداد: 186/4)

وَالِاسْتِنْبَاطِ مِنْهَا، وَلِلَّذِي سَأَلْتَ - أَكْرَمَكَ اللّٰهُ - حِينَ رَجَعْتُ إِلٰى تَدَبُّرِهِ، وَمَا تَؤُولُ إِلَيْهِ الْحَالُ - إِنْ شَاءَ اللّٰهُ - عَاقِبَةٌ مَّحْمُودَةٌ، وَّمَنْفَعَةٌ مَّوْجُودَةٌ وَّظَنَنْتُ - حِينَ سَأَلْتَنِي تَجَشُّمَ ذٰلِكَ - أَنْ لَّوْ عُزِمَ لِي عَلَيْهِ، وَقُضِيَ لِي تَمَامُهُ، كَانَ أَوَّلُ مَنْ يُّصِيبُهُ نَفْعُ ذٰلِكَ إِيَّايَ خَاصَّةً، قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ؛ لِأَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ يَّطُولُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ، إِلَّا أَنَّ جُمْلَةَ ذٰلِكَ: أَنَّ ضَبْطَ الْقَلِيلِ مِنْ هٰذَا الشَّأْنِ وَإِتْقَانَهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّعَالَجَةِ الْكَثِيرِ مِنْهُ، وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَّا تَمْيِيزَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَوَامِّ، إِلَّا بِأَنْ يُّوَقِّفَهُ عَلَى التَّمْيِيزِ غَيْرُهُ، فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هٰذَا كَمَا وَصَفْنَا، فَالْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى الصَّحِيحِ الْقَلِيلِ أَوْلٰى بِهِمْ مِّنَ ازْدِيَادِ السَّقِيمِ، وَإِنَّمَا يُرْجٰى بَعْضُ الْمَنْفَعَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ هٰذَا الشَّأْنِ، وَجَمْعِ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ، لِخَاصَّةٍ مِّنَ النَّاسِ، مِمَّنْ رُّزِقَ فِيهِ بَعْضَ التَّيَقُّظِ، وَالْمَعْرِفَةِ بِأَسْبَابِهِ وَعِلَلِهِ، فَذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، يَهْجُمُ بِمَا أُوتِيَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ جَمْعِهِ. فَأَمَّا عَوَامُّ النَّاسِ الَّذِينَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ أَهْلِ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ، فَلَا مَعْنٰى لَهُمْ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ الْكَثِيرِ، وَقَدْ عَجَزُوا عَنْ مَّعْرِفَةِ الْقَلِيلِ.

شکل میں ملخص کر دوں کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ (تکرار) ان احادیث کو اچھی طرح سمجھنے اور ان سے استنباط کرنے میں آپ کے لیے رکاوٹ کا باعث بنے گا جو کہ آپ کا (اصل) مقصد ہے (اللہ آپ کو عزت دے!) آپ نے جس چیز کا (مجھ سے) مطالبہ کیا ہے، جب میں نے اس کے اور اس سے حاصل ہونے والے ثمرات کے بارے میں غور وفکر کی طرف رجوع کیا تو (مجھے یقین ہوگیا کہ) ان شاء اللہ اس کے نتائج قابل تعریف، اور فوائد یقینی ہوں گے۔ اور جب آپ نے مجھ سے اس کام کی زحمت اٹھانے کا مطالبہ کیا تو مجھے یقین ہوگیا کہ اگر مجھے اس کی توفیق ملی اور اللہ کی طرف سے اس کے مکمل ہونے کا فیصلہ ہوا تو پہلا شخص، جسے دوسرے لوگوں سے قبل اس سے خاص طور پر فائدہ ہوگا، وہ میں خود ہوں گا۔ اس کی وجوہات اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا، البتہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان خصوصیات کی حامل کم احادیث کو محفوظ رکھنا اور ان میں اچھی طرح مہارت حاصل کرنا انسان کے لیے کثیر احادیث کو سنبھالنے کی نسبت زیادہ آسان ہے، خصوصاً عوام میں سے ایک ایسے شخص کے لیے جو اس وقت تک ان میں (سے صحیح اور ضعیف کے بارے میں بھی) امتیاز نہیں کر سکتا جب تک کوئی دوسرا اسے اس فرق سے آگاہ نہ کرے۔ جب معاملہ اسی طرح ہے جیسے ہم نے بیان کیا تو کم تعداد میں صحیح (احادیث) چن لینا کثیر تعداد میں ضعیف احادیث کو جمع کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ یہ بات (اپنی جگہ) درست ہے کہ بہت سی احادیث کو اکٹھا کرنے اور مکرر (احادیث) کو جمع کرنے کے بھی کچھ فوائد ہیں، خصوصاً ان لوگوں کے لیے جنھیں اس (علم) میں کسی قدر شعور اور اسباب وعلل کی معرفت سے نوازا گیا ہے۔ اللہ کی مشیت سے ایسا انسان ان خصوصیات کی وجہ سے جو اسے عطا کی گئی

ہیں، کثیر احادیث کے مجموعے سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے لیکن جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے جو شعور و معرفت رکھنے والے خواص سے مختلف ہیں، وہ کم احادیث کی معرفت سے بھی عاجز ہیں تو ان کے لیے کثیر احادیث کے حصول میں کوئی فائدہ نہیں۔

ثُمَّ إِنَّا - إِنْ شَاءَ اللهُ - مُبْتَدِئُونَ فِي تَخْرِيجِ مَا سَأَلْتَ وَتَأْلِيفِهِ، عَلٰى شَرِيطَةٍ سَوْفَ أَذْكُرُهَا لَكَ، وَهُوَ إِنَّا نَعْمِدُ إِلٰى جُمْلَةِ مَا أُسْنِدَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَنَقْسِمُهَا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ، وَّثَلَاثِ طَبَقَاتٍ مِّنَ النَّاسِ - عَلٰى غَيْرِ تَكْرَارٍ - إِلَّا أَنْ يَّأْتِيَ مَوْضِعٌ لَّا يُسْتَغْنٰى فِيهِ عَنْ تَرْدَادِ حَدِيثٍ، فِيهِ زِيَادَةُ مَعْنًى، أَوْ إِسْنَادٌ يَّقَعُ إِلٰى جَنْبِ إِسْنَادٍ لِّعِلَّةٍ تَكُونُ هُنَاكَ، لِأَنَّ الْمَعْنَى الزَّائِدَ فِي الْحَدِيثِ، الْمُحْتَاجَ إِلَيْهِ، يَقُومُ مَقَامَ حَدِيثٍ تَامٍّ، فَلَا بُدَّ مِنْ إِعَادَةِ الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الزِّيَادَةِ، أَوْ أَنْ نُّفَصِّلَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِيثِ عَلَى اخْتِصَارِهِ إِذَا أَمْكَنَ، وَلٰكِنْ تَفْصِيلُهُ رُبَّمَا عَسُرَ مِنْ جُمْلَتِهِ، فَإِعَادَتُهُ بِهَيْئَتِهِ، إِذَا ضَاقَ ذٰلِكَ، أَسْلَمُ. فَأَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِّنْ إِعَادَتِهِ بِجُمْلَتِهِ، عَنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِّنَّا إِلَيْهِ، فَلَا نَتَوَلّٰى فِعْلَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

پھر آپ نے جس (کتاب) کا مطالبہ کیا ہم ان شاء اللہ اس التزام کے ساتھ اس کی تخریج (مختلف پہلوؤں سے اس کی وضاحت) اور تالیف کا آغاز کرتے ہیں جس کا میں آپ کے سامنے ذکر کرنے لگا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم ان تمام احادیث کو لے لیں گے جو سنداً نبی اکرم ﷺ سے بیان کی گئیں اور تکرار کے بغیر انھیں تین اقسام اور (بیان کرنے والے) لوگوں کے تین طبقوں کے مطابق تقسیم کریں گے، اِلَّا یہ کہ کوئی ایسا مقام آجائے جہاں کسی حدیث کو دوبارہ ذکر کیے بغیر چارہ نہ ہو، (مثلاً:) اس میں کوئی معنی زیادہ ہو یا کوئی سند ایسی ہو جو کسی علت یا سبب کی بنا پر دوسری سند کے پہلو بہ پہلو آئی ہو کیونکہ حدیث میں ایک زائد معنی، جس کی ضرورت ہو، ایک مکمل حدیث کے قائم مقام ہوتا ہے، اس لیے ایسی حدیث کو، جس میں ہمارا بیان کردہ کوئی (معنوی) اضافہ پایا جاتا ہے، دوبارہ لائے بغیر چارہ نہیں یا جب ممکن ہوا تو ہم اس معنی کو اختصار کے ساتھ پوری حدیث سے الگ (کرکے) بیان کر دیں گے لیکن بسا اوقات اسے پوری حدیث سے الگ کرنا مشکل ہوتا ہے اور جب اس کی گنجائش نہ ہو تو اسے اصل شکل میں دوبارہ بیان کرنا زیادہ محفوظ ہوتا ہے، البتہ جہاں ہمارے لیے اسے مکمل طور پر دہرانے سے بچنا ممکن ہوگا اور (کامل شکل میں) ہمیں اس کی ضرورت نہ ہوگی تو ہم ان شاء اللہ اس سے اجتناب کریں گے۔

فَأَمَّا الْقِسْمُ الْأَوَّلُ: فَإِنَّا نَتَوَخّٰى أَنْ نُّقَدِّمَ

جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے (اس میں) ہم یہ کوشش کریں

الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْقٰى مِنْ أَنْ يَّكُونَ نَاقِلُوهَا أَهْلَ اسْتِقَامَةٍ فِي الْحَدِيثِ، وَإِتْقَانٍ لِّمَا نَقَلُوا، لَمْ يُوجَدْ فِي رِوَايَتِهِمُ اخْتِلَافٌ شَدِيدٌ، وَّلَا تَخْلِيطٌ فَاحِشٌ، كَمَا قَدْ عُثِرَ فِيهِ عَلٰى كَثِيرٍ مِّنَ الْمُحَدِّثِينَ، وَبَانَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِهِمْ.

گے کہ انھی احادیث کو ترجیح دیں جو دوسری احادیث کی نسبت (فنی) خامیوں سے زیادہ محفوظ اور زیادہ پاک ہوں، یعنی ان کے ناقلین (راوی) نقلِ حدیث میں صحت اور ثقاہت رکھنے والے ہوں، ان کی روایت میں شدید اختلاف پایا جائے نہ (الفاظ و معانی کو) بہت برے طریقے سے خلط ملط کیا گیا ہو جس طرح کہ بہت سے احادیث بیان کرنے والوں میں پایا گیا ہے اور ان کی روایت میں یہ چیز واضح ہو چکی ہے۔

فَإِذَا نَحْنُ تَقَصَّيْنَا أَخْبَارَ هٰذَا الصِّنْفِ مِنَ النَّاسِ، أَتْبَعْنَاهَا أَخْبَارًا يَّقَعُ فِي أَسَانِيدِهَا بَعْضُ مَنْ لَّيْسَ بِالْمَوْصُوفِ بِالْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ، كَالصِّنْفِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُمْ، عَلٰى أَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِيمَا وَصَفْنَا دُونَهُمْ، فَإِنَّ اسْمَ السَّتْرِ[1] وَالصِّدْقِ وَتَعَاطِي الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ كَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، وَّلَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، وَّأَضْرَابِهِمْ مِّنْ حُمَّالِ الْآثَارِ وَنُقَّالِ الْأَخْبَارِ.

جب ہم اس قسم کے (ثقہ) لوگوں کی مرویات کا احاطہ کر لیں گے تو بعد ازیں ایسی روایات لائیں گے جن کی سندوں میں کوئی ایسے راوی موجود ہوں گے جو طبقۂ اولیٰ جیسے (راویوں کے) حفظ و اتقان سے متصف نہیں لیکن وہ بھی (انھی میں سے ہیں) چاہے ان صفات میں ان سے ذرا کم ہیں جن کو ان سے مقدم رکھا گیا ہے لیکن عفت، صدق اور علم سے شغف رکھنے جیسی صفات ان میں عام ہوں، جس طرح عطاء بن سائب، یزید بن ابی زیاد، لیث بن ابی سلیم اور ان کی طرح کے (دیگر) حاملینِ آثار اور ناقلینِ اخبار ہیں۔

فَهُمْ وَإِنْ كَانُوا - بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّتْرِ - عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوفِينَ، فَغَيْرُهُمْ مِّنْ أَقْرَانِهِمْ مِّمَّنْ عِنْدَهُمْ مَّا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِتْقَانِ وَالِاسْتِقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يَفْضُلُونَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ؛ لِأَنَّ هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَّفِيعَةٌ وَّخَصْلَةٌ سَنِيَّةٌ.

یہ حضرات اگرچہ اہل علم کے ہاں علم اور عفت (جیسی صفات) میں معروف ہیں لیکن ان کے ہم عصر لوگوں میں سے (بعض) دیگر حضرات ایسے ہیں جو اتقان[2] اور روایت کی صحت کے معاملے میں اپنے مقام اور مرتبے کے اعتبار سے اِن سے افضل ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل علم کے ہاں یہ (حفظ و اتقان) ایک بہت اونچا مرتبہ اور ایک اعلیٰ ترین صفت ہے۔

أَلَا تَرٰى أَنَّكَ إِذَا وَازَنْتَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ: عَطَاءً وَّيَزِيدَ وَلَيْثًا، بِمَنْصُورِ

آپ دیکھتے نہیں کہ ان تینوں حضرات: عطاء، یزید اور لیث، جن کا ہم نے ابھی نام لیا، کا موازنہ حدیث کے حفظ و

1 ستر کا معنی پردہ ہے، پردہ گرد و غبار اور ناپسندیدہ نظروں اور چیزوں سے بچاتا ہے۔ اسی مناسبت سے یہاں برائیوں سے تحفظ اور عفت مراد ہے۔
2 اتقان کے معنی مضبوط اور پختہ کرنے کے ہیں۔

ابْنِ الْمُعْتَمِرِ وَسُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، فِي إِتْقَانِ الْحَدِيثِ وَالِاسْتِقَامَةِ فِيهِ، وَجَدْتَّهُمْ مُّبَائِنِينَ لَهُمْ. لَا يُدَانُونَهُمْ - لَا شَكَّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي ذٰلِكَ - لِلَّذِي اسْتَفَاضَ عِنْدَهُمْ مِّنْ صِحَّةِ حِفْظِ مَنْصُورٍ وَّالْأَعْمَشِ وَإِسْمَاعِيلَ، وَإِتْقَانِهِمْ لِحَدِيثِهِمْ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَعْرِفُوا مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَطَاءٍ وَّيَزِيدَ وَلَيْثٍ.

اتقان میں منصور بن معتمر، سلیمان اعمش اور اسماعیل بن ابی خالد سے کریں تو انھیں آپ اُن حضرات سے خاصے فاصلے پر پائیں گے، یہ ان کے قریب بھی نہیں آپاتے۔

ماہرین علم حدیث کو اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ منصور، اعمش اور اسماعیل کے ہاں حفظ کی صحت اور حدیث بیان کرنے میں مہارت کی جو صفاتِ فراواں اہل علم کو نظر آتی ہیں ان کے نزدیک وہ عطاء، یزید اور لیث کے ہاں اس طرح معروف نہیں۔

وَفِي مِثْلِ مَجْرٰى هٰؤُلَاءِ إِذَا وَازَنْتَ بَيْنَ الْأَقْرَانِ، كَابْنِ عَوْنٍ وَّأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، مَعَ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ وَأَشْعَثَ الْحُمْرَانِيِّ وَهُمَا صَاحِبَا الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ، كَمَا أَنَّ ابْنَ عَوْنٍ وَّأَيُّوبَ صَاحِبَاهُمَا، إِلَّا أَنَّ الْبَوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ هٰذَيْنِ بَعِيدٌ فِي كَمَالِ الْفَضْلِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ، وَإِنْ كَانَ عَوْفٌ وَّأَشْعَثُ غَيْرَ مَدْفُوعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَّأَمَانَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَلٰكِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

اگر آپ (دیگر) ہمسروں کے درمیان موازنہ کریں تو (بھی) یہی ماجرا (سامنے آتا) ہے، مثلاً: آپ ابن عون اور ایوب سختیانی کا (موازنہ) عوف بن ابی جمیلہ اور اشعث حمرانی سے کریں۔ یہ دونوں (بھی اسی طرح) حسن بصری اور ابن سیرین کے شاگرد ہیں جس طرح ابن عون اور ایوب اِن کے شاگرد ہیں لیکن اُن دونوں اور اِن دونوں کے درمیان کمالِ فضل اور صحتِ نقل کے اعتبار سے بہت بڑا فاصلہ پایا جاتا ہے۔ عوف اور اشعث بھی اگرچہ اہل علم کے ہاں صدق وامانت سے ہٹے ہوئے نہیں (مانے جاتے) لیکن جہاں تک مرتبے کا تعلق ہے تو اہل علم کے ہاں حقیقت وہی ہے جو ہم نے بیان کی۔

وَإِنَّمَا مَثَّلْنَا هٰؤُلَاءِ فِي التَّسْمِيَةِ، لِيَكُونَ تَمْثِيلُهُمْ سِمَةً يَّصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مَنْ غَبِيَ عَلَيْهِ طَرِيقُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَرْتِيبِ أَهْلِهِ فِيهِ، فَلَا يُقَصَّرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي الْقَدْرِ عَنْ دَرَجَتِهِ، وَلَا يَرْفَعُ مُتَّضِعَ الْقَدْرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَيُعْطِي كُلَّ ذِي حَقٍّ فِيهِ حَقَّهُ، وَيُنَزِّلُ مَنْزِلَتَهُ.

ہم نے نام ذکر کر کے مثال اس لیے دی ہے تاکہ اس شخص کے لیے، جو اہل علم کے ہاں حاملین حدیث کی درجہ بندی کے طریقے سے ناواقف ہے، یہ مثال ایسا واضح نشان ثابت ہو جس کے ذریعے سے وہ مکمل واقفیت حاصل کر لے اور اونچا درجہ رکھنے والے کو اس کے مرتبے سے گھٹائے اور نہ کم درجے والے کو اس کے مرتبے سے بڑھائے، ہر ایک کو اس کا حق دے اور اس کے مرتبے پر رکھے۔

وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُّنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. مَعَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى ذِكْرُهُ: ﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ﴾. [يوسف: ٧٦]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی گئی، انھوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہم لوگوں کو ان کے مرتبوں پر رکھیں۔[1] اس کے ساتھ ہی اللہ کا حکم ہے جو قرآن نے بیان فرمایا: ''ہر علم والے سے اوپر ایک علم رکھنے والا ہے۔''

فَعَلٰى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوهِ، نُؤَلِّفُ مَا سَأَلْتَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

ہم احادیثِ رسول ﷺ کو اپنی ذکر کردہ صورتوں کے مطابق تالیف کریں گے۔

فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مُتَّهَمُونَ، أَوْ عِنْدَ الْأَكْثَرِ مِنْهُمْ، فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيجِ حَدِيثِهِمْ: كَعَبْدِ اللهِ بْنِ مِسْوَرٍ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ، وَعَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، وَّعَبْدِ الْقُدُّوسِ الشَّامِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبِ، وَغِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي دَاوُدَ النَّخَعِيِّ، وَأَشْبَاهِهِمْ مِّمَّنِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْأَحَادِيثِ وَتَوْلِيدِ الْأَخْبَارِ.

جو احادیث ان لوگوں سے مروی ہیں جو (تمام) ماہرین علم حدیث یا ان میں سے اکثر کے نزدیک متہم ہیں، ہم ان کی روایات سے کوئی سروکار نہ رکھیں گے، جیسے: عبداللہ بن مسور ابوجعفر مدائنی، عمرو بن خالد، عبدالقدوس شامی، محمد بن سعید مصلوب، غیاث بن ابراہیم، سلیمان بن عمرو نخعی اور ان جیسے دیگر لوگوں کی مرویات سے بھی، جن پر وضعِ احادیث اور روایات سازی کے الزامات ہیں۔

وَكَذٰلِكَ، مَنِ الْغَالِبُ عَلٰى حَدِيثِهِ الْمُنْكَرُ أَوِ الْغَلَطُ، أَمْسَكْنَا أَيْضًا عَنْ حَدِيثِهِمْ.

اسی طرح وہ لوگ جن کی مرویات کی غالب تعداد منکر اور غلط (احادیث) پر مشتمل ہے، ہم ان کی احادیث سے بھی احتراز کریں گے۔

وَعَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِي حَدِيثِ الْمُحَدِّثِ، إِذَا مَا عُرِضَتْ رِوَايَتُهُ لِلْحَدِيثِ عَلٰى رِوَايَةِ غَيْرِهِ

کسی حدیث بیان کرنے والے کی منکر روایت کی نشانی یہ ہے کہ جب اس کی روایت کردہ حدیث کا دوسرے اصحابِ

---

1 یہ حدیث سنن أبو داود (الأدب، باب في تنزيل الناس منازلهم، حديث: 4842) اور ابوالشیخ کی ''الأمثال (2410) میں مرفوعاً بیان ہوئی ہے۔ اگرچہ امام بخاری نے اسے (الجواہر والدرر: 4/1-9 میں) حسن اور امام حاکم نے (علوم الحدیث: 49 میں) صحیح قرار دیا ہے لیکن درحقیقت یہ ضعیف ہے۔ اس کی وجہ، انقطاع اور اس کے ایک راوی حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے۔ اس نے اسے عن سے روایت کیا ہے۔ حضرت امام مسلم رحمہ اللہ اس بات سے آگاہ تھے، اس لیے انھوں نے امام بخاری اور دیگر محدثین کے طریقے پر بصیغہ مجہول ''ذُکِرَ'' کہہ کر اس کے ضعف کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ انھوں نے اپنی کتاب کے اندر اسے روایت بھی نہیں کیا۔ صرف مقدمے میں اس سے استشہاد کیا ہے کیونکہ مفہوم کے اعتبار سے حدیث صحیح ہے۔ قرآن کی مذکورہ بالا آیت کے علاوہ بخاری کی روایت: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا (حدیث: 3383) سے اس کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

مِنْ أَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضَا، خَالَفَتْ رِوَايَتُهُ رِوَايَتَهُمْ أَوْ لَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا، فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنْ حَدِيثِهِ كَذٰلِكَ، كَانَ مَهْجُورَ الْحَدِيثِ، غَيْرَ مَقْبُولِهِ وَلَا مُسْتَعْمَلِهِ.

حفظ اور مقبول (محدثین) کی روایت سے موازنہ کیا جائے تو وہ ان کی روایت کے مخالف ہو یا ان کے ساتھ موافق نہ ہو پائے۔ جب کسی کی اکثر مرویات اس طرح کی ہوں تو وہ متروک الحدیث ہوتا ہے، اس کی روایات غیر مقبول ہوتی ہیں، (اجتہاد و استنباط کے لیے) استعمال نہیں ہوتیں۔

فَمِنْ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ: عَبْدُاللهِ ابْنُ مُحَرَّرٍ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، وَالْجَرَّاحُ ابْنُ الْمِنْهَالِ أَبُو الْعَطُوفِ، وَعَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، وَحُسَيْنُ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، وَعُمَرُ بْنُ صُهْبَانَ، وَمَنْ نَّحَا نَحْوَهُمْ فِي رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيثِ، فَلَسْنَا نُعَرِّجُ عَلٰى حَدِيثِهِمْ وَلَا نَتَشَاغَلُ بِهِ.

اس قسم کے راویانِ حدیث میں عبداللہ بن محرَّر، یحییٰ بن ابی اُنیسہ، جراح بن منہال ابوعطوف، عباد بن کثیر، حسین بن عبداللہ بن ضُمیرہ، عمر بن صُہبان اور اس طرح کے دیگر منکر روایات بیان کرنے والے لوگ شامل ہیں، ہم ان کی روایت کا رخ نہیں کرتے نہ ان روایات سے کوئی سروکار رکھتے ہیں۔

لِأَنَّ حُكْمَ أَهْلِ الْعِلْمِ - وَالَّذِي يُعْرَفُ مِنْ مَّذْهَبِهِمْ - فِي قَبُولِ مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِيثِ، أَنْ يَّكُونَ قَدْ شَارَكَ الثِّقَاتِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحِفْظِ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا، وَأَمْعَنَ فِي ذٰلِكَ عَلَى الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ، فَإِذَا وُجِدَ ذٰلِكَ، ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا لَّيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ، قُبِلَتْ زِيَادَتُهُ.

فَأَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِي جَلَالَتِهِ وَكَثْرَةِ أَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ لِحَدِيثِهِ وَحَدِيثِ غَيْرِهِ، أَوْ لِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ - وَحَدِيثُهُمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوطٌ مُّشْتَرَكٌ، قَدْ نَقَلَ أَصْحَابُهُمَا عَنْهُمَا حَدِيثَهُمَا عَلَى الِاتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي أَكْثَرِهِ فَيَرْوِي عَنْهُمَا أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ الْحَدِيثِ، مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِمَا، وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ

کیونکہ حدیث میں متفرد راوی کی روایت قبول کرنے کے متعلق اہل علم کا معروف مذہب اور ان کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر وہ (راوی) عام طور پر اہل علم وحفظ ثقات کی موافقت کرتا ہے اور اس نے گہرائی میں جا کر ان کی موافقت کی ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ (متفرد) کوئی ایسا اضافہ بیان کرتا ہے جو اس کے دوسرے ہم مکتبوں کے ہاں نہیں ہے تو اس کا یہ اضافہ (محدثین کے ہاں) قبول کیا جائے گا۔ لیکن جس (حدیث بیان کرنے والے) کو آپ دیکھیں کہ وہ امام زہری جیسے جلیل القدر (محدث) سے روایت بیان کرتا ہے جن کے کثیر تعداد میں ایسے شاگرد ہیں جو حفاظ (حدیث) ہیں، ان کی اور دوسرے (محدثین) کی روایت کے ماہر ہیں یا وہ ہشام بن عروہ جیسے (امام التابعین) سے روایت کرتا ہے۔ ان دونوں کی احادیث تو اہل علم کے ہاں خوب پھیلی ہوئی ہیں، وہ سب ان کی روایت میں (ایک دوسرے کے ساتھ) اشتراک رکھتے ہیں اور ان دونوں کی اکثر احادیث میں ان کے شاگرد ایک دوسرے سے متفق ہیں۔ اور یہ شخص ان دونوں

شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ، فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُولُ حَدِيثِ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

یا ان میں سے کسی ایک سے متعدد ایسی احادیث روایت کرے جن میں ان کے شاگردوں میں سے اس کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں تو اس جیسے لوگوں سے اس قسم کی کوئی حدیث قبول کرنا جائز نہیں۔ اللہ (ہی) زیادہ جاننے والا ہے۔

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَّذْهَبِ الْحَدِيثِ وَأَهْلِهِ بَعْضَ مَا يَتَوَجَّهُ بِهِ مَنْ أَرَادَ سَبِيلَ الْقَوْمِ، وَوُفِّقَ لَهُ. وَسَنَزِيدُ - إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى - شَرْحًا وَّإِيضَاحًا فِي مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ، عِنْدَ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ، إِذَا أَتَيْنَا عَلَيْهَا فِي الْأَمَاكِنِ الَّتِي يَلِيقُ بِهَا الشَّرْحُ وَالْإِيضَاحُ، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

ہم نے حدیث اور اصحابِ حدیث (محدثین) کے طریق کار کا کچھ حصہ ہر اس شخص کی توجہ کے لیے جو ان کے راستے پر چلنا چاہتا ہے اور جسے اس کی توفیق نصیب ہوتی ہے، تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ ان شاء اللہ ہم (اس طریق کار کی) مزید شرح اور وضاحت کتاب کے ان مقامات پر کریں گے جہاں معلول احادیث (جن میں کوئی خفیہ علت پائی جاتی ہے) کا ذکر ہوگا، (یعنی) جب ہم وہاں پہنچیں گے جہاں اس (موضوع) کی شرح اور وضاحت کا مناسب موقع ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وَبَعْدُ - يَرْحَمُكَ اللهُ - فَلَوْلَا الَّذِي رَأَيْنَا مِنْ سُوءِ صَنِيعِ كَثِيرٍ مِّمَّنْ نَّصَبَ نَفْسَهُ مُحَدِّثًا، فِيمَا يَلْزَمُهُمْ مِّنْ طَرْحِ الْأَحَادِيثِ الضَّعِيفَةِ، وَالرِّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ، وَتَرْكِهِمُ الِاقْتِصَارَ عَلَى الْأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَةِ، مِمَّا نَقَلَهُ الثِّقَاتُ الْمَعْرُوفُونَ بِالصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ، بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ وَإِقْرَارِهِمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ، أَنَّ كَثِيرًا مِّمَّا يَقْذِفُونَ بِهِ إِلَى الْأَغْبِيَاءِ مِنَ النَّاسِ هُوَ مُسْتَنْكَرٌ، وَّمَنْقُولٌ عَنْ قَوْمٍ غَيْرِ مَرْضِيِّينَ، مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَئِمَّةُ أَهْلِ الْحَدِيثِ: مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَّشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، وَغَيْرِهِمْ مِّنَ الْأَئِمَّةِ - لَمَا سَهُلَ عَلَيْنَا الِانْتِصَابُ لِمَا

اس (وضاحت) کے بعد، اللہ آپ پر رحم فرمائے! (ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ) اگر ہم نے اپنے آپ کو محدث کے منصب پر فائز کرنے والے بہت سے لوگوں کی ضعیف احادیث اور منکر روایات کے بیان کو ترک کرنے جیسے معاملات میں، جن کا التزام ان کے لیے لازم تھا، غلط کارروائیاں نہ دیکھی ہوتیں، اور اگر انھوں نے صحیح روایات کے بیان پر اکتفا کو ترک نہ کیا ہوتا، جنھیں ان ثقہ راویوں نے بیان کیا جو صدق و امانت میں معروف ہیں، وہ بھی ان کے اس اعتراف کے بعد کہ جو کچھ وہ (سیدھے سادھے) کم عقل لوگوں کے سامنے بے پروائی سے بیان کیے جا رہے ہیں، اس کا اکثر حصہ غیر مقبول ہے، ان لوگوں سے نقل کیا گیا ہے جن سے روایت لینے پر اہل علم راضی نہیں اور جن سے روایت کرنے کو (بڑے بڑے) ائمۂ حدیث، مثلاً: مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالرحمٰن بن

سَأَلْتَ مِنَ التَّمْيِيزِ وَالتَّحْصِيلِ.

مہدی وغیرھم قابلِ مذمت سمجھتے ہیں۔

وَلٰكِنْ مِّنْ أَجْلِ مَا أَعْلَمْنَاكَ مِنْ نَّشْرِ الْقَوْمِ الْأَخْبَارَ الْمُنْكَرَةَ، بِالْأَسَانِيدِ الضِّعَافِ الْمَجْهُولَةِ، وَقَذْفِهِمْ بِهَا إِلَى الْعَوَامِّ الَّذِينَ لَا يَعْرِفُونَ عُيُوبَهَا، خَفَّ عَلٰى قُلُوبِنَا إِجَابَتُكَ إِلٰى مَا سَأَلْتَ.

اگر ہم نے یہ سب نہ دیکھا ہوتا تو آپ نے (صحیح وضعیف میں) امتیاز اور (صرف صحیح کے) حصول کے حوالے سے جو مطالبہ کیا ہے اسے قبول کرنا آسان نہ ہوتا۔

لیکن جس طرح ہم نے آپ کو قوم کی طرف سے کمزور اور مجہول سندوں سے (بیان کی گئی) منکر حدیثوں کو بیان کرنے اور انھیں ایسے عوام میں، جو ان (احادیث) کے عیوب سے ناواقف ہیں، پھیلانے کے بارے میں بتایا تو (صرف) اسی بنا پر ہمارے دل کے لیے آپ کے مطالبے کو تسلیم کرنا آسان ہوا۔

(المعجم ١) - **(بَابُ وُجُوبِ الرِّوَايَةِ عَنِ الثِّقَاتِ وَتَرْكِ الْكَذَّابِينَ، وَالتَّحْذِيرِ مِنَ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ)** (التحفة ١)

باب: 1- ثقہ راویوں سے حدیث بیان کرنا، کذابوں کو ترک کرنا اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے احتراز کرنا واجب ہے

وَاعْلَمْ - وَفَّقَكَ اللهُ تَعَالٰى - أَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيزَ بَيْنَ صَحِيحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيمِهَا، وَثِقَاتِ النَّاقِلِينَ لَهَا مِنَ الْمُتَّهَمِينَ - أَنْ لَّا يَرْوِيَ مِنْهَا إِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهِ وَالسِّتَارَةَ فِي نَاقِلِيهِ، وَأَنْ يَّتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ أَهْلِ التُّهَمِ وَالْمُعَانِدِينَ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ.

اللہ آپ کو توفیق سے نوازے! آپ جان لیں کہ ہر ایسے انسان پر جو صحیح وضعیف روایات اور ثقہ اور متہم راویوں کے مابین امتیاز کر سکتا ہے، یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان احادیث کے سوا، جن کے صحیح طُرُق سے حاصل ہونے کا اور جن کے نقل کرنے والوں کے غیر متہم ہونے کا علم ہے، کوئی اور روایت بیان نہ کرے اور ان روایات (کے بیان) سے بچے جو متہم لوگوں اور بدعت کا ارتکاب کرنے والے معاندین سے مروی ہوں۔

وَالدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّ الَّذِي قُلْنَا مِنْ هٰذَا هُوَ اللَّازِمُ دُونَ مَا خَالَفَهُ، قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرُهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقُۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُواْ عَلَىٰ مَا

اس بارے میں ہم نے جو کہا، اس کے برعکس کو ترک کرتے ہوئے اسی کو اختیار کرنا لازم ہے، اس کی دلیل، اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقُۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُواْ

فَعَلْتُمْ نَدِمِينَ﴾ [الحجرات: ٦]. وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: ﴿مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ﴾ [البقرة: ٢٨٢]. وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَشْهِدُواْ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ [الطلاق: ٢]. فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآيِ، أَنَّ خَبَرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُودَةٌ.

عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ ○﴾ ''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق (گناہ گار) تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم پر نادانی سے جا پڑو، پھر اپنے کیے پر پچھتانے لگو۔'' اور اللہ جل شانہ نے فرمایا: ﴿مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ﴾ ''اُن گواہوں میں سے جو تمھیں پسند ہوں۔'' (اسی طرح) اللہ عزوجل نے (یہ بھی) فرمایا: ﴿وَأَشْهِدُواْ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ ''اپنے میں سے دو معتبر لوگوں کو گواہ بنا لو۔''

ان تمام آیات سے ثابت ہوا کہ فاسق کی (پہنچائی ہوئی) خبر ساقط (الاعتبار) اور نا قابلِ قبول ہے اور جو شخص شاہدِ عدل نہیں اس کی گواہی مردود ہے۔

وَالْخَبَرُ، وَإِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ، فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِي أَعْظَمِ مَعَانِيهِمَا، إِذْ كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرَ مَقْبُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا أَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ، وَدَلَّتِ السُّنَّةُ عَلٰى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ، كَنَحْوِ دَلَالَةِ الْقُرْآنِ عَلٰى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ، وَهُوَ الْأَثَرُ الْمَشْهُورُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ».

خبر اگرچہ بعض وجوہ سے شہادت (گواہی) سے مختلف معنی کی حامل ہے لیکن دونوں اپنے بڑے اور بنیادی مفہوم میں باہم شریک ہیں۔ جہاں اہل علم کے ہاں فاسق کی خبر نا قابلِ قبول ہے وہاں ان تمام کے ہاں اس کی گواہی (بھی) مردود ہے۔ (رسول اللہ ﷺ کی) سنت نا قابلِ قبول خبر کی روایت کی نفی کو (بعینہٖ) اسی طرح واضح کرتی ہے جس طرح قرآن فاسق کی خبر کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی مشہور حدیث ہے: ''جس نے مجھ سے (ایسی) حدیث بیان کی جسے وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ (دو) جھوٹوں میں سے ایک (جھوٹا) ہے۔''

[١] حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - أَيْضًا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ

[1] ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبہ سے، انھوں نے حکم سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اسی طرح ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ ہی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبہ اور سفیان

مَّيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ.

سے، انھوں نے حبیب سے، انھوں نے میمون بن ابی شبیب سے اور انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَغْلِيظِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ) (التحفة ٢)

باب:2- رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کے بارے میں سختی

[٢] ١-(١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ رِّبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - يَخْطُبُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَّكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ».

[2] ابوبکر بن ابی شیبہ، نیز محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہم سے محمد بن جعفر (غندر) نے شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ربعی بن حراش سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، جب وہ خطبہ دے رہے تھے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر جھوٹ نہ بولو، بلاشبہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''

[٣] ٢-(٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[3] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: مجھے تمھارے سامنے زیادہ احادیث بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ بولا وہ آگ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔''

[٤] ٣-(٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[4] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ بولا وہ آگ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔''

[٥] ٤-(٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ

[5] سعید بن عبید نے کہا: ہمیں علی بن ربیعہ والبی نے حدیث بیان کی، کہا: میں مسجد میں آیا اور (اس وقت) حضرت مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کوفہ کے امیر (گورنر) تھے، مغیرہ نے کہا:

وَالْمُغِيرَةُ أَمِيرُ الْكُوفَةِ - قَالَ - فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَىٰ أَحَدٍ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''مجھ پر جھوٹ بولنا اس طرح نہیں جیسے (میرے علاوہ) کسی ایک (عام) آدمی پر جھوٹ بولنا ہے، جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔''

[٦] **وَحَدَّثَنِي** عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَىٰ أَحَدٍ».

[6] محمد بن قیس اسدی نے علی بن ربیعہ اسدی سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی لیکن ''بلاشبہ مجھ پر جھوٹ بولنا اس طرح نہیں جیسے کسی ایک (عام) آدمی پر جھوٹ بولنا ہے'' (کا جملہ) بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ) (التحفة ٣)

باب: 3- ہر سنی سنائی بات بیان کرنے کی ممانعت

[٧] ٥-(٥) **وَحَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّىٰ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَفَىٰ بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ».

[7] معاذ عنبری اور عبدالرحمان بن مہدی دونوں نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے خبیب بن عبدالرحمان سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔''

[٨] **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

[8] علی بن حفص نے شعبہ سے، انھوں نے خبیب سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند روایت کی۔

[٩] **وَحَدَّثَنِي** يَحْيَى بْنُ يَحْيَىٰ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ -: بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ

[9] ابوعثمان نہدی سے روایت ہے، کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کے لیے جھوٹ سے اتنا کافی ہے (جس کی بنا پر وہ جھوٹا قرار دیا جا سکتا ہے) کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔

بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

[١٠] **وَحَدَّثَنِي** أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ لِي مَالِكٌ: اِعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ يَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ، وَلَا يَكُونُ إِمَامًا أَبَدًا، وَّهُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

[10] ابن وہب نے خبر دی، کہا: مالک (بن انس) نے مجھ سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ ایسا آدمی (صحیح) سالم نہیں ہوتا جو ہر سنی ہوئی بات (آگے) بیان کر دے، وہ کبھی امام نہیں بن سکتا (جبکہ) وہ ہر سنی ہوئی بات (آگے) بیان کر دیتا ہے۔

[١١] **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

[11] ابواحوص نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: آدمی کے جھوٹ میں یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔

[١٢] **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَّقُولُ: لَا يَكُونُ الرَّجُلُ إِمَامًا يُّقْتَدٰى بِهِ حَتّٰى يُمْسِكَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ .

[12] محمد بن مثنیٰ نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن مہدی سے سنا، کہہ رہے تھے: آدمی اس وقت تک امام نہیں بن سکتا کہ لوگ اس کی اقتدا کریں یہاں تک کہ وہ سنی سنائی بعض باتوں (کو بیان کرنے) سے باز آ جائے۔

[١٣] **وَحَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عُمَرُ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: سَأَلَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: إِنِّي أَرَاكَ قَدْ كَلِفْتَ[1] بِعِلْمِ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةً، وَّفَسِّرْ حَتّٰى أَنْظُرَ فِيمَا عَلِمْتَ - قَالَ -: فَفَعَلْتُ، فَقَالَ لِي: اِحْفَظْ عَلَيَّ مَا أَقُولُ لَكَ: إِيَّاكَ وَالشَّنَاعَةَ فِي الْحَدِيثِ، فَإِنَّهُ قَلَّمَا حَمَلَهَا أَحَدٌ إِلَّا ذَلَّ فِي نَفْسِهِ وَكُذِّبَ فِي حَدِيثِهِ .

[13] سفیان بن حسین سے روایت ہے، کہا: ایاس بن معاویہ نے مجھ سے مطالبہ کیا اور کہا: میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم قرآن کے علم سے شدید رغبت رکھتے ہو، تم میرے سامنے ایک سورۃ پڑھو اور اس کی تفسیر کرو تاکہ جو تمھیں علم ہے میں (بھی) اسے دیکھوں۔ کہا: میں نے ایسا کیا تو انھوں نے مجھ سے فرمایا: جو بات میں تم سے کہنے لگا ہوں اسے میری طرف سے ہمیشہ یاد رکھنا، ناپسندیدہ (منکر) روایات (کو بیان کرنے) سے بچنا! کیونکہ ایسا نہ ہونے کے برابر ہے کہ کسی نے یہ کام کیا ہو (منکر روایات بیان کیں) اور وہ اپنی ذات میں ذلیل (نہ) ہوا ہو اور اس کی بیان کردہ حدیث کو جھوٹا (نہ) سمجھا گیا ہو۔

---

[1] اس کا مادہ کلف ہے، اس کا صلہ ''ب'' ہو تو مطلب ہوتا ہے: کسی چیز کے ساتھ شدید محبت کرنا۔

فوائد ومسائل: ① منکر روایات بیان کرنے والا آدمی متروک الحدیث کہلاتا ہے۔ ② منکر روایات کو بیان کرنے کا رجحان عموماً ان لوگوں میں ہوتا ہے جو اپنے علم کی شیخی بگھارنا چاہتے ہیں یا عجیب وغریب باتیں بیان کرکے لوگوں سے داد وصول کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ آخر کار جھوٹوں کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔

[١٤] وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَّا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ، إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً.

[14] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کسی قوم کے سامنے ایسی حدیث بیان نہیں کرتے جس (کے صحیح مفہوم) تک ان کی عقلیں نہیں پہنچ سکتیں مگر وہ ان میں سے بعض کے لیے فتنے (کا موجب) بن جاتی ہیں۔

(المعجم ٤) - **(بَابُ النَّهْيِ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَالِاحْتِيَاطِ فِي تَحَمُّلِهَا)** (التحفة ٤)

باب: 4- ضعیف راویوں سے روایت کی ممانعت اور روایت کی (حفاظت اور بیان کی) ذمہ داری اٹھاتے ہوئے احتیاط

[١٥] ٦-(٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيءٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُّحَدِّثُونَكُمْ مَّا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ».

[15] ابوہانی نے ابوعثمان مسلم بن یسار سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو تمھارے سامنے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے آباء نے، تم اس قماش کے لوگوں سے دور رہنا۔''

[١٦] ٧-(٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ شَرَاحِيلَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[16] شراحیل بن یزید کہتے ہیں: مجھے مسلم بن یسار نے بتایا کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانے میں (ایسے) دجال (فریب کار) کذاب ہوں گے جو تمھارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے آباء نے۔ تم ان

ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِّنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ».

سے دور رہنا (کہیں) وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں اور تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔''

فائدہ: عجیب اور انوکھی روایتیں بیان کرنے کے رسیا واعظ اور نام نہاد صوفی بکثرت نمودار ہو چکے ہیں جو من گھڑت باتیں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط باتیں منسوب کرنے والوں کو دجال قرار دیا گیا۔

[١٧] وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ، فَيَتَفَرَّقُونَ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ، وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ، يُحَدِّثُ.

[17] عامر بن عبدہ سے روایت ہے، کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ شیطان کسی آدمی کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر لوگوں کے پاس آتا ہے اور انھیں جھوٹ (پر مبنی) کوئی حدیث سناتا ہے، پھر وہ بکھر جاتے ہیں، ان میں سے کوئی آدمی کہتا ہے: میں نے ایک آدمی سے (حدیث) سنی ہے، میں اس کا چہرہ تو پہچانتا ہوں پر اس کا نام نہیں جانتا، وہ حدیث سنا رہا تھا۔

[١٨] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: إِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِينَ مَسْجُونَةً أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ، يُوشِكُ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا.

[18] طاوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: سمندر (کی تہ) میں بہت سے شیطان قید ہیں جنھیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے باندھا تھا، وقت آ رہا ہے کہ وہ نکلیں گے اور لوگوں کے سامنے قرآن پڑھیں گے۔

فائدہ: یہ شیاطین انسانی شکلوں میں آ کر قرآن پڑھیں گے اور اس کی آڑ میں من گھڑت اور جھوٹی باتیں پھیلا کر فتنے پیدا کریں گے۔ آج کل بھی بہت سے سادہ لوح لوگ ایسے ہی شیاطین سے قرآن مجید کی غلط تاویلات سنتے اور آگے پھیلاتے ہیں۔ قرآن مجید کے مفہوم کا تعین صحیح احادیث کرتی ہیں۔ جو مفہوم رسول اللہ ﷺ کے صحیح فرامین سے متضاد ہو، وہ غیر معتبر ہے، اسے مسترد کرنا ضروری ہے۔ قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے بھی احادیث کی صحت کو جانچنا ضروری ہے۔

[١٩] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: جَاءَ هٰذَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ -

[19] ہشام بن حجیر نے طاوس سے روایت کی، کہا: یہ (ان کی مراد بشیر بن کعب سے تھی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انھیں حدیثیں سنانے لگا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: فلاں فلاں حدیث دہراؤ۔ اس نے دہرا دیں،

يَّعْنِي بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ - فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا، فَعَادَ لَهُ ثُمَّ حَدَّثَهُ، فَقَالَ لَهُ: عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا. فَعَادَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا أَدْرِي، أَعَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هٰذَا؟ أَمْ أَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَعَرَفْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُّكْذَبُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ، تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ.

پھر ان کے سامنے احادیث بیان کیں۔ انھوں نے اس سے کہا: فلاں حدیث دوبارہ سناؤ۔ اس نے ان کے سامنے دہرائیں، پھر آپ سے عرض کی: میں نہیں جانتا کہ آپ نے میری (بیان کی ہوئی) ساری احادیث پہچان لی ہیں اور اس حدیث کو منکر جانا ہے یا سب کو منکر جانا ہے اور اسے پہچان لیا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: جب آپ ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا ہم رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے تھے، پھر جب لوگ (ہر) مشکل اور آسان سواری پر سوار ہونے لگے (بلا تمیز صحیح وضعیف روایات بیان کرنے لگے) تو ہم نے (براہِ راست) آپ ﷺ سے حدیث بیان کرنا ترک کر دیا۔

[٢٠] **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ، وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَّا إِذْ رَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَّذَلُولٍ، فَهَيْهَاتَ.

[20] طاوس کے بیٹے نے اپنے والد (طاوس) سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی احادیث حفظ کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے (مروی) حدیث کی حفاظت کی جاتی تھی مگر جب سے تم لوگوں نے (بغیر تمیز کے) ہر مشکل اور آسان پر سواری شروع کر دی تو یہ (معاملہ) دور ہو گیا (یہ بعید ہو گیا کہ ہماری طرح کے محتاط لوگ اس طرح بیان کردہ احادیث کو قبول کریں، پھر یاد رکھیں۔)

[٢١] **وَحَدَّثَنِي** أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَّعْنِي الْعَقَدِيَّ: حَدَّثَنَا رَبَاحٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَّا يَأْذَنُ لِحَدِيثِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَاابْنَ عَبَّاسٍ!

[21] مجاہد سے روایت ہے کہ بُشَیر بن کعب عدوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے احادیث بیان کرتے ہوئے کہنا شروع کر دیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (نے یہ رویہ رکھا کہ) نہ اس کو دھیان سے سنتے تھے نہ اس کی طرف دیکھتے تھے۔ وہ کہنے لگا: اے ابن عباس! میرے ساتھ کیا (معاملہ) ہے، مجھے نظر نہیں آتا کہ آپ میری (بیان کردہ) حدیث سن رہے ہیں؟ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث

مَا لِي لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيثِي؟ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا تَسْمَعُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - اِبْتَدَرَتْهُ أَبْصَارُنَا، وَأَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِآذَانِنَا، فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُولَ، لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ.

سنا رہا ہوں اور آپ سنتے ہی نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک وقت ایسا تھا کہ جب ہم کسی کو یہ کہتے سنتے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ہماری نظریں فوراً اس کی طرف اٹھ جاتیں اور ہم کان لگا کر غور سے اس کی بات سنتے، پھر جب لوگوں نے (بلاتمیز) ہر مشکل اور آسان پر سواری (شروع) کر دی تو ہم نے لوگوں سے کوئی حدیث قبول نہ کی سوائے اس (حدیث) کے جسے ہم جانتے تھے۔

[٢٢] **وَحَدَّثَنَا** دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ أَنْ يَّكْتُبَ لِي كِتَابًا وَّيُخْفِي عَنِّي، فَقَالَ: وَلَدٌ نَّاصِحٌ، أَنَا أَخْتَارُ لَهُ الْأُمُورَ اخْتِيَارًا وَّأُخْفِي عَنْهُ - قَالَ فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ - فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ أَشْيَاءَ، وَيَمُرُّ بِهِ الشَّيْءُ، فَيَقُولُ: وَاللهِ! مَا قَضَى بِهٰذَا عَلِيٌّ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ ضَلَّ.

[22] ابن ابی مُلیکہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور ان سے درخواست کی کہ وہ میرے لیے ایک کتاب لکھیں اور (جن باتوں کی صحت میں مقال ہو یا جو نہ لکھنے کی ہوں وہ) باتیں مجھ سے چھپا لیں۔ انھوں نے فرمایا: لڑکا خالص احادیث کا طلبگار ہے، میں اس کے لیے (حدیث سے متعلق) تمام معاملات میں (صحیح کا) انتخاب کروں گا اور (موضوع اور گھڑی ہوئی احادیث کو) ہٹا دوں گا (کہا: انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے منگوائے) اور ان میں سے چیزیں لکھنی شروع کیں اور (یہ ہوا کہ) کوئی چیز گزرتی تو فرماتے: بخدا! یہ فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا، سوائے اس کے کہ (خدانخواستہ) وہ گمراہ ہو گئے ہوں (جب کہ ایسا نہیں ہوا۔)

فوائدومسائل: ① اگر يُخْفِي عَنِّي اور أُخْفِي عَنْه کے بجائے نقطے کے بغیر يُحْفِي عَنِّي اور أُحْفِي عَنْه پڑھیں، جس طرح کہ متعدد نسخوں میں ہے تو معنی اس طرح ہوگا: وہ خوب بحث واستقصا کریں، کھنگالیں۔ اور میں اس کی طرف سے خوب کھنگالوں گا۔ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد جبکہ ابھی ان کے ساتھی موجود تھے، لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف من گھڑت چیزیں منسوب کرنی شروع کر دی تھیں حتی کہ ان کے فیصلوں کے جو اجزاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے قابل اعتماد ذرائع سے منگوائے تھے، ان میں بھی یہ من گھڑت باتیں راہ پا چکی تھیں۔

[٢٣] **حَدَّثَنَا** عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: أُتِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فِيهِ قَضَاءُ عَلِيٍّ - رَّضِيَ

[23] طاوس سے روایت ہے، کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے (لکھے ہوئے) تھے تو انھوں نے اس قدر چھوڑ کر باقی

اللهُ عَنْهُ - فَمَحاهُ إِلَّا قَدَرَ - وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ.

(سب کچھ) مٹا دیا اور سفیان بن عیینہ نے ہاتھ (جتنی لمبائی) کا اشارہ کیا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق ساری کتاب میں سے اسی قدر تحریر درست تھی، باقی سب الحاقی تھا۔)

[٢٤] **حَدَّثَنَا** حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: لَمَّا أَحْدَثُوا تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ - رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ: قَاتَلَهُمُ اللهُ! أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوا.

[24] ابواسحاق سے روایت ہے، کہا: جب (بظاہر حضرت علی کا نام لینے والے) لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (ان کے نام پر) یہ چیزیں ایجاد کر لیں تو ان کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ ان (لوگوں) کو قتل کرے! انھوں نے کیسا (عظیم الشان) علم بگاڑ دیا۔

[٢٥] **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَّعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ يُّصَدُّقُ عَلٰى عَلِيٍّ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُ، إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

[25] ابوبکر بن عیاش نے ہمیں بتایا، کہا: میں نے مغیرہ سے سنا، فرماتے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں کسی چیز کی تصدیق نہ کی جاتی تھی، سوائے اس کے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے روایت کی گئی ہو۔

(المعجم ٥) - **(بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ، وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ، وَأَنَّ جَرْحَ الرُّوَاةِ بِمَا هُوَ فِيهِمْ جَائِزٌ، بَلْ وَاجِبٌ، وَّأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْغِيبَةِ الْمُحَرَّمَةِ، بَلْ مِنَ الذَّبِّ عَنِ الشَّرِيعَةِ الْمُكَرَّمَةِ)** (التحفة ٥)

باب: 5- اسناد دین میں سے ہے، (حدیث کی) روایت صرف ثقہ راویوں سے ہو سکتی ہے۔ راویوں میں پائی جانے والی بعض کمزوریوں، کوتاہیوں کی وجہ سے ان پر جرح جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے، یہ غیبت میں شامل نہیں جو حرام ہے بلکہ یہ تو شریعتِ مکرمہ کا دفاع ہے

[٢٦] **حَدَّثَنَا** حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ، عَنْ مُّحَمَّدٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ هِشَامٍ - قَالَ -: وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ.

[26] ایک سند میں ایوب اور ہشام اور دو سندوں میں ہشام سے روایت ہے، انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی، کہا: یہ علم، دین ہے، اس لیے (اچھی طرح) دیکھ لو کہ تم کن لوگوں سے اپنا دین اخذ کرتے ہو۔

[٢٧] حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا: سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ، فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ، وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ.

[27] عاصم احول نے ابن سیرین سے روایت کی، کہا: (ابتدائی دور میں عالمانِ حدیث) اسناد کے بارے میں کوئی سوال نہ کرتے تھے، جب فتنہ پڑ گیا تو انھوں نے کہا: ہمارے سامنے اپنے رجالِ (حدیث) کے نام لو تاکہ اہلِ سنت کو دیکھ کر ان سے حدیث لی جائے اور اہلِ بدعت کو دیکھ کر ان کی حدیث قبول نہ کی جائے۔

[٢٨] حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، قَالَ لَقِيتُ طَاوُسًا فَقُلْتُ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ كَيْتَ وَكَيْتَ. قَالَ: إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ.

[28] اوزاعی نے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں طاوس رحمہ اللہ سے ملا اور ان سے کہا: مجھے فلاں شخص نے اس اس طرح حدیث سنائی۔ انھوں نے کہا: اگر تمھارے صاحب (استاد) پوری طرح قابل اعتماد ہیں تو ان سے اخذ کرلو۔

[٢٩] وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ: إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ: إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ.

[29] سعید بن عبدالعزیز نے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے طاوس رحمہ اللہ سے عرض کی: فلاں نے ان ان الفاظ سے مجھے حدیث سنائی۔ انھوں نے کہا: اگر تمھارے صاحب ثقاہت میں بھرپور ہیں تو ان سے اخذ کرلو۔

[٣٠] حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَصْمَعِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَدْرَكْتُ بِالْمَدِينَةِ مِائَةً كُلُّهُمْ مَّأْمُونٌ، مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمُ الْحَدِيثُ، يُقَالُ: لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ.

[30] (عبدالرحمٰن) بن ابی زناد نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں مدینہ میں سو (اہل علم) سے ملا جو (دین میں تو) محفوظ و مامون تھے (لیکن) ان سے حدیث اخذ نہیں کی جاتی تھی، کہا جاتا تھا یہ اس (علم) کے اہل نہیں۔

[٣١] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِّسْعَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ

[31] مسعر سے روایت ہے، کہا: میں نے سعد بن ابراہیم (بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے سنا، کہہ رہے تھے: ثقہ راویوں کے علاوہ اور کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان نہ کرے۔

إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ.

[٣٢] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ - مِنْ أَهْلِ مَرْوَ - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَانَ ابْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَا شَآءَ.

[32] محمد بن عبداللہ بن قہزاذ نے (جو مَرْو کے باشندوں میں سے ہیں) کہا: میں نے عبدان بن عثمان سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اسناد (سلسلۂ سند سے حدیث روایت کرنا) دین میں سے ہے۔ اگر اسناد نہ ہوتا تو جو کوئی جو کچھ چاہتا، کہہ دیتا۔

قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ، يَعْنِي الْإِسْنَادَ.

(امام مسلم رحمہ اللہ نے) کہا: اور محمد بن عبداللہ نے کہا: مجھے عباس بن ابی رزمہ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ (بن مبارک) کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہمارے اور لوگوں کے درمیان (فیصلہ کن چیز، بیان کی جانے والی خبروں کے) پاؤں، یعنی سندیں ہیں (جن پر روایات اس طرح کھڑی ہوتی ہیں جس طرح جاندار اپنے پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں۔)

فائدہ: خبر کے پایوں یا پاؤں والا یہ محاورہ ہمارے ہاں بھی اسی طرح مستعمل ہے، کہا جاتا ہے: جھوٹ کے پاؤں کہاں؟

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عِيسَى الطَّالَقَانِيَّ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اَلْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ: «إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ، أَنْ تُصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ، وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ» قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: يَا أَبَا إِسْحٰقَ! عَمَّنْ هٰذَا؟ قَالَ قُلْتُ لَهُ: هٰذَا مِنْ حَدِيثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ، فَقَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ؟ قَالَ قُلْتُ: عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: ثِقَةٌ، عَمَّنْ؟ قَالَ قُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: يَا أَبَا إِسْحٰقَ! إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَّبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ مَفَاوِزَ، تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ، وَلٰكِنْ لَّيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ.

محمد (بن عبداللہ بن قہزاذ) نے کہا: میں نے ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ طالقانی سے سنا، کہا: میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! (وہ) حدیث کیسی ہے جو (ان الفاظ میں) آئی ہے: ''نیکی کے بعد (دوسری) نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لیے نماز پڑھو اور اپنے روزے کے ساتھ اپنے والدین کے لیے روزے رکھو؟'' کہا: عبداللہ (بن مبارک) نے کہا: یہ کس (کی سند) سے ہے؟ کہا: میں نے عرض کی: یہ شہاب بن خراش کی (بیان کردہ) حدیث ہے، انھوں نے کہا: ثقہ ہے، (پھر) کس سے؟ کہا: میں نے عرض کی: حجاج بن دینار سے، کہا: ثقہ ہے، (پھر) کس سے؟ کہا: میں نے عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہنے لگے: ابو اسحاق! حجاج بن دینار اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کٹھن مسافتیں ہیں جن کو عبور کرتے

ہوئے اونٹنیوں کی گردنیں کٹ (کر گر) جاتی ہیں لیکن صدقہ (میت کے لیے فائدہ مند ہے اس) کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ عَلٰى رُءُوسِ النَّاسِ: دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ.

محمد نے کہا: میں نے علی بن شقیق سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک کو سب کے سامنے یہ کہتے سنا: عمرو بن ثابت کی (روایت کی ہوئی) حدیث ترک کر دو کیونکہ وہ سلف (صالحین) کو گالیاں دیا کرتا تھا۔

[٣٣] وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ صَاحِبُ بُهَيَّةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَقَالَ يَحْيٰى لِلْقَاسِمِ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّهُ قَبِيحٌ عَلٰى مِثْلِكَ، عَظِيمٌ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ هٰذَا الدِّينِ، فَلَا يُوجَدَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَّلَا فَرَجٌ، أَوْ عِلْمٌ وَّلَا مَخْرَجٌ، فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ: وَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنَّكَ ابْنُ إِمَامَيْ هُدًى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، قَالَ يَقُولُ لَهُ الْقَاسِمُ: أَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ، أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، أَوْ آخُذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ، قَالَ: فَسَكَتَ فَمَا أَجَابَهُ.

[33] ابونضر ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے بُہَیَّہ کے مولیٰ ابوعقیل (یحییٰ بن متوکل) نے حدیث بیان کی، کہا: میں قاسم بن عبیداللہ (بن عبداللہ بن عمر جن کی والدہ ام عبداللہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں) اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ یحییٰ نے قاسم بن عبیداللہ سے کہا: جناب ابومحمد! آپ جیسی شخصیت کے لیے یہ عیب ہے، بہت بڑی بات ہے کہ آپ سے اس دین کے کسی معاملے کے بارے میں (کچھ) پوچھا جائے اور آپ کے پاس اس کے حوالے سے نہ علم ہو نہ کوئی حل یا (یہ الفاظ کہے) نہ علم ہو نہ نکلنے کی کوئی راہ۔ تو قاسم نے ان سے کہا: کس وجہ سے؟ (یحییٰ نے) کہا: کیونکہ آپ ہدایت کے دو اماموں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے فرزند ہیں۔ کہا: قاسم اس سے کہنے لگے: جس شخص کو اللہ کی طرف سے عقل ملی ہو، اس کے نزدیک اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ میں علم کے بغیر کچھ کہہ دوں یا اس سے روایت کروں جو ثقہ نہ ہو۔ (یہ سن کر یحییٰ) خاموش ہو گئے اور انھیں کوئی جواب نہ دیا۔

[٣٤] وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: أَخْبَرُونِي عَنْ أَبِي عَقِيلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ أَنَّ أَبْنَاءً لِّعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ

[34] بشر بن حکم عبدی نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے بہت سے لوگوں نے بہیہ کے مولیٰ ابوعقیل سے (سن کر) روایت کی کہ (کچھ) لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: وَاللهِ! إِنِّي لَأُعْظِمُ أَنْ يَّكُونَ مِثْلُكَ، وَأَنْتَ ابْنُ إِمَامَيِ الْهُدٰى - يَعْنِي عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ - تُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ لَّيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ، فَقَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَاللهِ! عِنْدَ اللهِ، وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ، أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أُخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ - قَالَ - وَشَهِدَهُمَا أَبُو عَقِيلٍ يَّحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حِينَ قَالَا ذٰلِكَ.

بیٹے سے کوئی بات پوچھی جس کے بارے میں ان کے علم میں کچھ نہ تھا تو یحییٰ بن سعید نے ان سے کہا: میں اس کو بہت بڑی بات سمجھتا ہوں کہ آپ جیسے انسان سے (جبکہ آپ ہدایت کے دو اماموں، یعنی عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں) کوئی بات پوچھی جائے (اور) اس کے بارے میں آپ کو کچھ علم نہ ہو۔ انھوں نے کہا: بخدا! اللہ کے نزدیک اور اس شخص کے نزدیک جسے اللہ نے عقل دی اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ میں علم کے بغیر کچھ کہوں یا کسی ایسے شخص سے روایت کروں جو ثقہ نہیں۔ (سفیان نے) کہا: ابوعقیل یحییٰ بن متوکل (بھی) ان کے پاس موجود تھے جب انھوں نے یہ بات کی۔

[٣٥] وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكًا وَّابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُونُ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ، فَيَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ، قَالُوا: أَخْبِرْ عَنْهُ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ.

[35] یحییٰ بن سعید نے کہا: میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک اور ابن عیینہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو حدیث میں پوری طرح قابل اعتماد (ثقہ) نہ ہو، پھر کوئی آدمی آئے اور مجھ سے اس کے بارے میں سوال کرے؟ تو ان سب نے کہا: اس کے بارے میں بتا دو کہ وہ پوری طرح قابلِ اعتماد نہیں ہے۔

فائدہ: ثَبْتٌ وہ راوی ہے جو دل، زبان اور کتابت ہر اعتبار سے مضبوط ہو۔ یہ ثقہ کا ہم پلہ ہے۔ (فتح المغیث: 130/2)

[٣٦] وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ يَقُولُ: سُئِلَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَدِيثٍ لِّشَهْرٍ وَّهُوَ قَائِمٌ عَلٰى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَقَالَ: إِنَّ شَهْرًا نَّزَكُوهُ. إِنَّ شَهْرًا نَّزَكُوهُ.

[36] نضر کہتے ہیں کہ ابن عون سے شہر (بن حوشب) کی حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا، (اس وقت) وہ (اپنی) دہلیز پر کھڑے تھے، وہ کہنے لگے: انھوں (محدثین) نے یقیناً شَہر کو مطعون ٹھہرایا ہے، انھوں نے شَہر کو مطعون ٹھہرایا ہے۔

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ رَحِمَهُ اللهُ: يَقُولُ: أَخَذَتْهُ أَلْسِنَةُ النَّاسِ، تَكَلَّمُوا فِيهِ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: لوگوں کی زبانوں نے انھیں نشانہ بنایا، ان کے بارے میں باتیں کیں۔

[٣٧] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: وَقَدْ لَقِيتُ شَهْرًا فَلَمْ أَعْتَدَّ بِهِ.

[37] ہمیں شبابہ نے بتایا، کہا: شعبہ نے کہا: میں شَہر سے ملا لیکن (روایتِ حدیث کے حوالے سے) میں نے انھیں اہمیت نہ دی۔

فائدہ: امام مسلم کا استشہاد اس بارے میں یہ ہے کہ حدیث کے راوی کے بارے میں اگر کسی کی رائے منفی ہو تو دیانتداری کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا اظہار کیا جائے۔ صرف اسی صورت میں صحتِ حدیث کا کماحقہ اہتمام ہوسکتا ہے۔ آگے کی روایات میں اس کی اور مثالیں بیان کی گئی ہیں۔

[٣٨] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ - مِنْ أَهْلِ مَرْوَ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ. قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ: إِنَّ عَبَّادَ بْنَ كَثِيرٍ مَّنْ تَعْرِفُ حَالَهُ، وَإِذَا حَدَّثَ جَاءَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ، فَتَرٰى أَنْ أَقُولَ لِلنَّاسِ: لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ؟ قَالَ سُفْيَانُ: بَلٰى. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَكُنْتُ، إِذَا كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ ذُكِرَ فِيهِ عَبَّادٌ، أَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ، وَأَقُولُ: لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ.

[38] عبداللہ بن مبارک نے کہا: میں نے سفیان ثوری سے عرض کی: بلاشبہ عباد بن کثیر ایسا ہے جس کا حال آپ کو معلوم ہے۔ جب وہ حدیث بیان کرتا ہے تو بڑی بات کرتا ہے، کیا آپ کی رائے ہے کہ میں لوگوں سے کہہ دیا کروں: اس سے (حدیث) نہ لو؟ سفیان کہنے لگے: کیوں نہیں! عبداللہ نے کہا: پھر یہ (میرا معمول) ہوگیا کہ جب میں کسی (علمی) مجلس میں ہوتا جہاں عباد کا ذکر ہوتا تو میں دین کے حوالے سے اس کی تعریف کرتا اور (ساتھ یہ بھی) کہتا: اس سے (حدیث) نہ لو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ، قَالَ أَبِي: قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: اِنْتَهَيْتُ إِلٰى شُعْبَةَ فَقَالَ: هٰذَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَاحْذَرُوهُ.

ہم سے محمد نے بیان کیا، کہا: ہم سے عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا، کہا: میرے والد نے کہا: عبداللہ بن مبارک نے کہا: میں شعبہ تک پہنچا تو انھوں نے (بھی) کہا: یہ عباد بن کثیر ہے تم لوگ اس سے (حدیث بیان کرنے میں) احتیاط کرو۔

[٣٩] وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: سَأَلْتُ مُعَلَّى الرَّازِيَّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، الَّذِي رَوٰى عَنْهُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ: كُنْتُ عَلٰى بَابِهِ وَسُفْيَانُ عِنْدَهُ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ كَذَّابٌ.

[39] فضل بن سہل نے بتایا، کہا: میں نے مُعلّٰی رازی سے محمد بن سعید کے بارے میں، جس سے عباد بن کثیر نے روایت کی، پوچھا تو انھوں نے مجھے عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے بیان کیا، کہا: میں اس کے دروازے پر تھا، سفیان اس کے پاس موجود تھے جب وہ باہر نکل گیا تو میں نے ان (سفیان) سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ کذاب ہے۔

[٤٠] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَفَّانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمْ نَرَ الصَّالِحِينَ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ.

[40] محمد بن ابی عتاب نے کہا: مجھ سے عفان نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہم نے نیک لوگوں (صوفیا) کو حدیث سے بڑھ کر کسی اور چیز میں جھوٹ بولنے والا نہیں پایا۔

قَالَ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ: فَلَقِيتُ أَنَا مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ: لَمْ تَرَ أَهْلَ الْخَيْرِ فِي شَيْءٍ، أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ.

ابن ابی عتاب نے کہا: میں محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے ملا تو اس (بات کے) بارے میں پوچھا، انھوں نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا: تم اہل خیر (زہد و ورع والوں) کو حدیث سے زیادہ کسی اور چیز میں جھوٹا نہیں پاؤ گے۔

قَالَ مُسْلِمٌ: يَقُولُ: يَجْرِي الْكَذِبُ عَلَى لِسَانِهِمْ وَلَا يَتَعَمَّدُونَ الْكَذِبَ.

امام مسلم نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ان کی زبان پر جھوٹ جاری ہو جاتا ہے، وہ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولتے۔

فائدہ: نیک لوگ نیکی کی تلقین کے جوش میں ہر ایسی بات جو انھیں مفید معلوم ہو، بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کی نسبت درست بھی ہے کہ نہیں۔

[٤١] وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَلِيفَةُ بْنُ مُوسَى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، فَأَخَذَهُ الْبَوْلُ فَقَامَ فَنَظَرْتُ فِي الْكُرَّاسَةِ فَإِذَا فِيهَا حَدَّثَنِي أَبَانٌ عَنْ أَنَسٍ، وَأَبَانٌ عَنْ فُلَانٍ، فَتَرَكْتُهُ وَقُمْتُ.

[41] خلیفہ بن موسیٰ نے خبر دی، کہا: میں غالب بن عبیداللہ کے ہاں آیا تو اس نے مجھے لکھوانا شروع کیا: مکحول نے مجھ سے حدیث بیان کی، مکحول نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ اسی اثنا میں پیشاب نے اسے مجبور کیا تو وہ اٹھ گیا، میں نے (جو) اس کی کاپی دیکھی تو اس میں اس طرح تھا: مجھے ابان نے انس سے یہ حدیث سنائی، ابان نے فلاں سے حدیث روایت کی۔ اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيَّ يَقُولُ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ عَفَّانَ حَدِيثَ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ - حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ - قَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ فُلَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَفَّانَ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: هِشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ فَقَالَ: إِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قِبَلِ هٰذَا الْحَدِيثِ، كَانَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ادَّعَى بَعْدُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ.

(امام مسلم نے کہا:) اور میں نے حسن بن علی حلوانی سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عفان کی کتاب میں ابو مقدام ہشام کی (وہ) روایت دیکھی (جو عمر بن عبدالعزیز کی حدیث ہے) (اس میں تھا:) ہشام نے کہا: مجھ سے ایک شخص نے، جسے یحییٰ بن فلاں کہا جاتا تھا، محمد بن کعب سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عفان سے کہا: (اہل علم) کہتے ہیں: ہشام نے یہ (حدیث) محمد بن کعب سے سنی تھی۔ تو وہ کہنے لگے: وہ (ہشام) اسی حدیث کی وجہ سے فتنے میں پڑے۔ (پہلے) وہ کہا کرتے تھے: مجھے یحییٰ نے محمد (بن کعب) سے روایت کی، بعد ازاں یہ دعویٰ کر دیا کہ انھوں نے یہ (حدیث براہِ راست) محمد سے سنی ہے۔

[٤٢] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ يَقُولُ: قُلْتُ لِعَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَوَيْتَ عَنْهُ حَدِيثَ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو «يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَائِزِ»؟ قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ، أُنْظُرْ مَا وَضَعْتُ فِي يَدِكَ مِنْهُ.

قَالَ ابْنُ قُهْزَاذَ: وَسَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ: رَأَيْتُ رَوْحَ بْنَ غُطَيْفٍ، صَاحِبَ الدَّمِ قَدْرِ الدِّرْهَمِ، وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ مَجْلِسًا. فَجَعَلْتُ أَسْتَحْيِي مِنْ أَصْحَابِي أَنْ يَّرَوْنِي جَالِسًا مَّعَهُ، كُرْهَ حَدِيثِهِ.

[42] مجھے محمد بن عبداللہ بن قہزاذ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ بن عثمان بن جبلہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: یہ کون ہے جس سے آپ نے عبداللہ بن عمرو کی حدیث: ''عید الفطر کا دن انعامات کا دن ہے'' روایت کی؟ کہا: سلیمان بن حجاج، ان میں سے جو (احادیث) تم نے اپنے پاس (لکھ) رکھی ہیں (یا میں نے تمھیں اس کی جو حدیثیں دی ہیں) ان میں (اچھی طرح) نظر کرنا (غور کر لینا۔) ابن قہزاذ نے کہا: میں نے وہب بن زمعہ سے سنا، وہ سفیان بن عبدالملک سے روایت کر رہے تھے، کہا: عبداللہ، یعنی ابن مبارک نے کہا: میں نے ایک درہم کے برابر خون والی حدیث کے راوی رَوح بن غُطَیف کو دیکھا ہے۔ میں اس کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھا تو میں اپنے ساتھیوں سے شرم محسوس کر رہا تھا کہ وہ مجھے اس سے حدیث بیان کرنے کے ناپسندیدہ ہونے کے باوجود اس کے ساتھ بیٹھا دیکھیں۔

[٤٣] حَدَّثَنِي ابْنُ قُهْزَاذَ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبًا يَّقُولُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: بَقِيَّةُ صَدُوقُ اللِّسَانِ، وَلٰكِنَّهُ يَأْخُذُ عَمَّنْ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ.

[43] ابن قہزاذ نے کہا، میں نے وہب سے سنا، انھوں نے سفیان سے اور انھوں نے عبداللہ بن مبارک سے روایت کی، کہا: بقیہ زبان کے سچے ہیں لیکن وہ ہر آنے جانے والے (علم حدیث میں مہارت رکھنے والے اور نہ رکھنے والے ہر شخص) سے حدیث لے لیتے ہیں۔

[٤٤] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ الْهَمْدَانِيُّ، وَكَانَ كَذَّابًا.

[44] جریر نے مغیرہ سے، انھوں نے شعبی سے روایت کی، کہا: مجھے حارث اعور ہمدانی نے حدیث سنائی اور وہ کذاب تھا۔

[٤٥] حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُّفَضَّلٍ، عَنْ مُّغِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ، وَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ أَحَدُ

[45] مفضل نے مغیرہ سے روایت کی، کہا: میں نے شعبی کو کہتے ہوئے سنا: مجھ سے حارث اعور نے روایت بیان کی اور (یہ کہ) وہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ (حارث) جھوٹوں میں سے ایک تھا۔

الْكَاذِبِينَ.

[٤٦] وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَلْقَمَةُ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ فَقَالَ الْحَارِثُ: اَلْقُرْآنُ هَيِّنٌ، اَلْوَحْيُ أَشَدُّ.

[46] مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی، کہا: علقمہ نے کہا: میں نے دو سال میں قرآن پڑھا (تدبر کرتے ہوئے ختم کیا۔) تو حارث نے کہا: قرآن آسان ہے، وحی اس سے زیادہ مشکل ہے۔

[٤٧] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّ الْحَارِثَ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ، وَالْوَحْيَ فِي سَنَتَيْنِ - أَوْ قَالَ -: اَلْوَحْيَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ، وَالْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ.

[47] اعمش نے ابراہیم سے روایت کی کہ حارث (اعور) نے کہا: میں نے قرآن تین سال میں سیکھا اور وحی دو سال میں (یا کہا): وحی تین سال میں اور قرآن دو سال میں۔

فائدہ: لغت میں وحی کے کئی معانی ہیں، مثلاً: اشارہ کرنا، کتابت، الہام اور خفیہ کلام وغیرہ، مگر اسلامی اصطلاح میں وحی اللہ کی طرف سے مقررہ طریقوں میں سے کسی طریقے سے، اپنے رسول کی طرف کلام، پیغام وغیرہ بھجوانا ہے۔ حارث کی اس بات سے اسلامی اصطلاحات کے معاملے میں اس کی جہالت کا پتہ چلتا ہے۔

[٤٨] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّ الْحَارِثَ اتُّهِمَ.

[48] منصور اور مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی کہ حارث متہم راوی ہے۔

[٤٩] وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ: سَمِعَ مُرَّةُ الْهَمْدَانِيُّ مِنَ الْحَارِثِ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ: أُقْعُدْ بِالْبَابِ - قَالَ-: فَدَخَلَ مُرَّةُ وَأَخَذَ سَيْفَهُ - قَالَ: وَأَحَسَّ الْحَارِثُ بِالشَّرِّ، فَذَهَبَ.

[49] حمزہ زیات سے روایت ہے، کہا: مُرّہ ہمدانی نے حارث سے کوئی بات سنی تو اس سے کہا: تم دروازے ہی پر بیٹھو (اندر نہ آؤ۔) پھر وہ (گھر میں) داخل ہوئے اور اپنی تلوار اٹھالی تو حارث نے برا انجام محسوس کر لیا اور چل دیا۔

[٥٠] وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ قَالَ: قَالَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ:

[50] (عبد اللہ) بن عون سے روایت ہے، کہا: ابراہیم (نخعی) نے ہم سے کہا: تم لوگ مغیرہ بن سعید اور ابو عبدالرحیم سے بچ کر رہو، وہ کذاب ہیں۔

إِيَّاكُمْ وَالْمُغِيرَةَ بْنَ سَعِيدٍ وَأَبَا عَبْدِ الرَّحِيمِ، فَإِنَّهُمَا كَذَّابَانِ.

[٥١] وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ وَنَحْنُ غِلْمَةٌ أَيْفَاعٌ، فَكَانَ يَقُولُ لَنَا: لَا تُجَالِسُوا الْقُصَّاصَ غَيْرَ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَإِيَّاكُمْ وَشَقِيقًا، قَالَ وَكَانَ شَقِيقٌ هٰذَا يَرٰى رَأْيَ الْخَوَارِجِ، وَلَيْسَ بِأَبِي وَائِلٍ.

[51] ہمیں عاصم نے حدیث بیان کی، کہا: ہم بالکل نو عمر لڑکے تھے جو ابوعبدالرحمٰن سُلَمی کے پاس حاضر ہوتے تھے، وہ ہم سے کہا کرتے تھے: ابواحوص کے سوا دوسرے قصہ گوؤں (واعظوں) کی مجالس میں مت بیٹھو اور شقیق سے بچ کر رہو۔ شقیق خوارج کا نقطۂ نظر رکھتا تھا، یہ ابووائل نہیں (بلکہ شقیق ضبّی ہے۔)

[٥٢] حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ: لَقِيتُ جَابِرَ ابْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيَّ، فَلَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ، كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ.

[52] جریر کہتے ہیں: میں جابر بن یزید جعفی سے ملا تو میں نے اس سے حدیث نہ لکھی، وہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا۔

فائدہ: رجعت کا معنی واپس آنا ہے۔ غلو کرنے والے شیعہ کا عقیدہ ہے کہ مہدی غائب ہیں، آخری زمانے میں واپس آئیں گے۔ یہاں تک تو معاملہ نسبتاً کم سنگین ہے۔ آگے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ آکر دو مقدس ترین مساجد سمیت اہل سنت کی تعمیر کردہ مسجدوں کو گرادیں گے اور صحابہ کے دور سے لے کر آخر تک اہلِ سنت کے اماموں کی قبریں کھود کر ان کو درختوں کے ساتھ پھانسیوں پر لٹکائیں گے۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الضَّلَالِ.

[٥٣] وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ، قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ مَا أَحْدَثَ.

[53] مِسعَر نے کہا: ہم سے جابر بن یزید (جعفی) نے ان بدعتوں سے پہلے، جو اس نے گھڑیں، حدیث بیان کی۔

[٥٤] وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ أَنْ يُظْهِرَ مَا أَظْهَرَ، فَلَمَّا أَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِي حَدِيثِهِ، وَتَرَكَهُ بَعْضُ النَّاسِ، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا أَظْهَرَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِالرَّجْعَةِ.

[54] سفیان نے کہا: جابر نے جس (عقیدے) کا اظہار کیا اس کے اظہار سے پہلے لوگ اس سے حدیث لیتے تھے، جب اس نے اس کا اظہار کر دیا تو لوگوں نے اسے اس کی (بیان کردہ) حدیث کے بارے میں مطعون کیا اور بعض نے اسے چھوڑ دیا۔ ان سے پوچھا گیا: اس نے کس چیز کا اظہار کیا تھا؟ کہا: رجعت پر ایمان کا۔

[٥٥] وَحَدَّثَنِي حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ وَأَخُوهُ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْجَرَّاحَ بْنَ مَلِيحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: عِنْدِي سَبْعُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهَا.

[55] جراح بن ملیح کہتے ہیں: میں نے جابر بن یزید (جعفی) کو یہ کہتے سنا: میرے پاس ابوجعفر (محمد باقر بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم) کی ستر ہزار حدیثیں ہیں جو سب کی سب رسول اللہ ﷺ سے (روایت کی گئی) ہیں۔

فائدہ: امام محمد باقر رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کے شرف زیارت سے مشرف نہیں ہوئے، وہ رسول اللہ ﷺ سے کیسے حدیث بیان کر سکتے ہیں! یہ سب جابر جعفی کی گھڑی ہوئی حدیثیں تھیں۔

[٥٦] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ: قَالَ جَابِرٌ: أَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: إِنَّ عِنْدِي لَخَمْسِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ. مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بِشَيْءٍ. قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقَالَ: هٰذَا مِنَ الْخَمْسِينَ أَلْفًا.

[56] زہیر کہتے ہیں: جابر نے کہا یا میں نے جابر (بن یزید) کو یہ کہتے سنا: بلاشبہ میرے پاس پچاس ہزار حدیثیں (ایسی) ہیں جن میں سے میں نے کوئی حدیث بیان نہیں کی، پھر ایک دن اس نے ایک حدیث بیان کی اور کہا: یہ (ان) پچاس ہزار حدیثوں میں سے (ایک) ہے۔

[٥٧] وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيُّ. قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيدِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ يَقُولُ: عِنْدِي خَمْسُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[57] سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: میں نے جابر جعفی کو یہ کہتے سنا: میرے پاس رسول اللہ ﷺ سے (روایت کردہ) پچاس ہزار احادیث ہیں۔

[٥٨] وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَنْ أَبْرَحَ ٱلْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِيٓ أَبِيٓ أَوْ يَحْكُمَ ٱللَّهُ لِيۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلْحَٰكِمِينَ﴾ [يوسف: ٨٠] قَالَ: فَقَالَ جَابِرٌ: لَمْ يَجِيءْ تَأْوِيلُ هٰذِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَذَبَ. فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ: وَمَا أَرَادَ بِهٰذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الرَّافِضَةَ تَقُولُ: إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ، فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْ وَلَدِهِ، حَتّٰى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ

[58] سفیان (بن عیینہ) نے کہا: میں نے ایک آدمی سے سنا، اس نے جابر سے ارشادِ ربانی: ﴿فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ﴾ ''اب میں اس زمین سے ہرگز نہ ہلوں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا اللہ میرے لیے فیصلہ کر دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے'' کے بارے میں سوال کیا، تو جابر نے کہا: اس کی تفسیر ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ سفیان نے کہا: اور اس نے یہ جھوٹ بولا۔ تو ہم نے سفیان سے کہا: اس کی مراد اس سے

- يُرِيدُ عَلِيًّا - أَنَّهُ يُنَادِي: أُخْرُجُوا مَعَ فُلَانٍ. يَقُولُ جَابِرٌ: فَذَا تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ، وَكَذَبَ، كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ [ﷺ].

کیا تھی؟ انھوں نے کہا: روافض کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بادلوں میں ہیں۔ ان کی اولاد میں سے جو کوئی خروج کرے گا ہم اس کے ساتھ خروج نہیں کریں گے حتی کہ آسمان کی طرف سے پکارنے والا (اس کی مراد علی سے ہے) پکارے۔ یقیناً وہی پکارے گا کہ فلاں کے ساتھ (مل کر) خروج کرو۔ جابر کہتا تھا: یہ اس آیت کی تفسیر ہے اور اس نے جھوٹ کہا۔ یہ آیت حضرت یوسف ﷺ کے بھائیوں کے بارے میں (نازل ہوئی) تھی۔

[٥٩] وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يُحَدِّثُ بِنَحْوٍ مِّنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ: مَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أَذْكُرَ مِنْهَا شَيْئًا، وَّأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا.

[59] سفیان سے روایت ہے، کہا: میں نے جابر کو تقریباً تیس ہزار احادیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں ان میں سے ایک حدیث بیان کرنا بھی حلال نہیں سمجھتا، چاہے (اس کے بدلے) میرے لیے اتنا اور اتنا ہو۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَسَمِعْتُ أَبَا غَسَّانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو الرَّازِيَّ قَالَ: سَأَلْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ، فَقُلْتُ: اَلْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ لَقِيتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، شَيْخٌ طَوِيلُ السُّكُوتِ، يُصِرُّ عَلٰى أَمْرٍ عَظِيمٍ.

(امام) مسلم نے کہا: میں نے ابوغسان محمد بن عمرو رازی سے سنا، کہا: میں نے جریر بن عبدالحمید سے پوچھا، میں نے کہا: (یہ جو) حارث بن حصیرہ ہے آپ اس سے ملے ہیں؟ کہا: ہاں، لمبی خاموشی والا بوڑھا ہے۔ ایک بہت بڑی بات پر اصرار کرتا ہے۔

فوائد و مسائل: ① یہ ان ستر ہزار حدیثوں میں سے ایسی تھیں جو اس نے بعض اوقات بیان کیں لیکن وہ اسلام کے مسلمہ عقائد اور قرآن مجید سے اس قدر متصادم تھیں کہ سننے والے بھی ان کو نوک زبان پر نہ لا سکتے تھے۔ ② اس سے غالباً عقیدہ رجعت کی بدترین صورت مراد ہے۔ حارث بن حصیرہ شدید اور بھڑکیلا خَشَبِي تھا۔ خَشَبِي، خشبہ کی طرف نسبت ہے۔ یہ لوگ خشبہ سے وہ لکڑی مراد لیتے تھے جس پر حضرت زید بن علی زین العابدین کو پھانسی دی گئی تھی۔ ③ بڑی بات پر اصرار سے مراد تشیع ہے جس سے نہ توبہ کی اور نہ اسے چھوڑا۔

[٦٠] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ: وَذَكَرَ أَيُّوبُ رَجُلًا يَوْمًا فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ بِمُسْتَقِيمِ اللِّسَانِ، وَذَكَرَ آخَرَ فَقَالَ: هُوَ يَزِيدُ فِي الرَّقْمِ.

[60] عبدالرحمان بن مہدی نے حماد بن زید سے روایت کی، کہا: ایوب نے ایک دن ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا: وہ کج زبان (جھوٹا، تہمت تراش اور بدزبان) تھا اور دوسرے کا ذکر کیا تو کہا: وہ رقم (اشیاء پر لکھی ہوئی قیمت) میں اضافہ کر دیتا تھا۔

[٦١] حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ أَيُّوبُ: إِنَّ لِي جَارًا، ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ، وَلَوْ شَهِدَ عِنْدِي عَلٰى تَمْرَتَيْنِ مَا رَأَيْتُ شَهَادَتَهُ جَائِزَةً.

[61] سلیمان بن حرب نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے بیان کیا، کہا: ایوب نے کہا: میرا ایک ہمسایہ ہے، پھر (زہد و ورع میں) اس کی فضیلت کا ذکر کیا، اگر وہ میرے سامنے دو کھجوروں کے بارے میں گواہی دے تو میں (اس میں بھی) اس کی شہادت قابل قبول نہ سمجھوں گا۔

[٦٢] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: مَا رَأَيْتُ أَيُّوبَ اغْتَابَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا عَبْدَ الْكَرِيمِ يَعْنِي أَبَا أُمَيَّةَ، فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، كَانَ غَيْرَ ثِقَةٍ، لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ لِّعِكْرِمَةَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ.

[62] معمر نے کہا: میں نے ایوب کو کبھی کسی کی پیٹھ پیچھے اسے برا کہتے نہیں سنا، سوائے عبدالکریم، یعنی ابواُمیہ کے۔ انھوں نے اس کا ذکر کیا تو کہا: اللہ اس پر رحم کرے، غیر ثقہ ہے، اس نے مجھ سے عکرمہ سے روایت کی گئی ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا، پھر (لوگوں سے) کہا: میں نے عکرمہ سے سنا ہے۔

[٦٣] حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمٰى فَجَعَلَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ سَائِلًا يَّتَكَفَّفُ النَّاسَ، زَمَنَ طَاعُونِ الْجَارِفِ.

[63] عفان بن مسلم نے کہا: ہمام نے ہم سے بیان کیا، کہا: ابوداود اعمیٰ ہمارے ہاں آیا اور یہ کہنا شروع کر دیا: ہمیں براء رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی اور ہمیں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ ہم نے یہ بات قتادہ کو بتائی، انھوں نے کہا: اس نے جھوٹ بولا۔ اس نے ان سے نہیں سنا، وہ تو ایک منگتا تھا، انسانوں کی بیخ کنی کرنے والے طاعون (کے دوران) میں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرتا تھا۔

[٦٤] وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ: دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمٰى عَلٰى قَتَادَةَ، فَلَمَّا قَامَ قَالُوا: إِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ لَقِيَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا، فَقَالَ قَتَادَةُ: هٰذَا كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْجَارِفِ، لَا يَعْرِضُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا، وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ، فَوَاللهِ! مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيٍّ مُّشَافَهَةً، وَّلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُّشَافَهَةً،

[64] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ہمام نے خبر دی کہ ابوداود اعمیٰ قتادہ کے ہاں آیا، جب وہ کھڑا ہوا (اور چلا گیا) تو لوگوں نے کہا: اسے یہ زعم ہے کہ اس نے اٹھارہ بدری صحابہ سے ملاقات کی۔ اس پر قتادہ کہنے لگے: (طاعون کی) وبائے عام سے پہلے یہ ایک منگتا تھا، اس کا (علم حدیث) ایسی کسی چیز سے کوئی سروکار نہ تھا، وہ اس بارے میں بات تک نہ کرتا تھا۔ بخدا نہ حسن (بصری) نے (کبھی) کسی بدری سے بلاواسطہ حدیث ہمیں سنائی نہ سعید بن مسیّب نے ایک سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور بدری سے براہ راست سنی ہوئی

إِلَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ .

کوئی حدیث سنائی۔

فوائد و مسائل: ① طاعون جارف: جرف کھودنے، کھرچنے اور صفایا کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ الجارف سیلِ عظیم کو بھی کہتے ہیں اور ایسی موت کو بھی جو جانداروں کا صفایا کر دیتی ہے۔ مجرفہ، جروف اور جرّافہ کا اطلاق بیلچے، کدال اور پھاوڑے سے لے کر کھودنے اور صاف کرنے والے بڑے بڑے آلات تک پر ہوتا ہے۔ طاعون جارف سے مراد ایسا طاعون ہے جو آبادیوں کا صفایا کر دے۔ ② ابتدائی اسلامی دور میں کئی بار طاعون کی وبا پھیلی۔ سب سے پہلا طاعون عمواس تھا۔ عمواس بیت المقدس اور اَیلہ کے درمیان ایک قصبہ تھا جہاں سے یہ طاعون شروع ہوا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں پھیلا۔ اس میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ کا انتقال ہوا۔ ③ طاعون جارف میں ہزاروں کی تعداد میں اہم لوگوں کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ابوداود اعمیٰ جیسے جعلسازوں نے سمجھا کہ اب ہم لوگوں کے سامنے صحابہ کرام سے ملاقات اور ان سے احادیث سننے کے حوالے سے جو بھی دعویٰ کریں گے لوگ اسے قبول کر لیں گے۔ محدثین کرام نے جعلسازی کی ایسی تمام کوششیں ناکام بنا دیں۔ ④ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد بن ابی وقاص مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابواسحاق تھی۔ والد کا نام مالک اور کنیت ابووقاص تھی۔ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ فاتح عراق ہیں۔ مستجاب الدعوات تھے۔ 55 ہجری میں مدینہ منورہ سے دس میل دور واقع مقام عقیق میں وفات پائی۔ وہاں سے ان کی میت کندھوں پر اٹھا کر مدینہ طیبہ لائی گئی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

[٦٥] **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ ؛ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيَّ الْمَدَنِيَّ كَانَ يَضَعُ أَحَادِيثَ ، كَلَامَ حَقٍّ ، وَلَيْسَتْ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَكَانَ يَرْوِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

[65] جریر نے رَقَبہ (بن مَسقلہ بن عبداللہ عبدی کوفی رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی) سے روایت کی کہ ابوجعفر (عبداللہ بن مسعود بن عون بن جعفر بن ابی طالب) ہاشمی مدائنی احادیث گھڑا کرتا تھا، سچائی (یا حکمت) پر مبنی کلام (پیش کرتا) وہ کلام رسول اللہ ﷺ کے فرامین میں سے نہ ہوتا تھا لیکن اسے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا تھا۔

[٦٦] **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ . قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ : حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ؛ قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ .

[66] ابوداود طیالسی نے شعبہ سے، انھوں نے یونس بن عبید سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، (یونس نے) کہا: عمرو بن عبید (معروف معتزلی جو پہلے حضرت حسن بصری کی مجلس میں حاضر رہا کرتا تھا) حدیث (کی روایت) میں جھوٹ بولا کرتا تھا۔

[٦٧] **حَدَّثَنِي** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُوحَفْصٍ

[67] معاذ بن معاذ کہتے ہیں: میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے

قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ: قُلْتُ لِعَوْفِ ابْنِ أَبِي جَمِيلَةَ: إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا» قَالَ: كَذَبَ وَاللهِ! عَمْرٌو، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَحُوزَهَا إِلَى قَوْلِهِ الْخَبِيثِ.

کہا: عمرو بن عبید نے ہمیں حضرت حسن بصری سے (روایت کرتے ہوئے) یہ حدیث سنائی: ”جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔“ انھوں نے کہا: بخدا! عمرو نے (اس حدیث کی روایت حسن بصری کی طرف منسوب کرنے میں) جھوٹ بولا لیکن وہ چاہتا ہے کہ اس (صحیح حدیث) کو اپنی جھوٹی بات سے ملا دے۔

فائدہ: عمرو بن عبید معتزلہ کا امام تھا۔ اس نے ایک حدیث جو اس نے خود حضرت حسن سے نہ سنی تھی ان کی طرف منسوب کر کے سنائی۔ یہ ایک جھوٹ تھا۔ اصل سند اس کے پاس تھی نہیں، فوری فائدہ اٹھانا مقصود تھا۔ اس کے پیش نظر فوری فائدہ یہ تھا کہ حدیث کے لفظ لَیْسَ مِنَّا (ہم میں سے نہیں) سے اپنے نقطہ نظر کے حق میں یہ استدلال کرے کہ مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے کے کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے، مسلمانوں میں سے نہیں۔ حالانکہ ”ہم میں سے نہیں“ کا اصل مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے طریق پر عمل نہیں کر رہا۔ یہ گناہ کبیرہ ہے لیکن اس سے ارتداد لازم نہیں آتا۔ اس لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دو مسلمان گروہوں کے درمیان لڑائی کی صورت میں، جب انھوں نے ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے ہوں، ان دونوں کو مومن قرار دیتے ہوئے ان کے درمیان صلح کرانے کا حکم دیا ہے۔

[٦٨] وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ أَيُّوبَ وَسَمِعَ مِنْهُ، فَفَقَدَهُ أَيُّوبُ فَقَالُوا لَهُ: يَاأَبَا بَكْرٍ! إِنَّهُ قَدْ لَزِمَ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ. قَالَ حَمَّادٌ: فَبَيْنَا أَنَا يَوْمًا مَّعَ أَيُّوبَ وَقَدْ بَكَّرْنَا إِلَى السُّوقِ. فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَيُّوبُ وَسَأَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ أَيُّوبُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ لَزِمْتَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، قَالَ حَمَّادٌ: سَمَّاهُ - يَعْنِي - عَمْرًا؟ قَالَ: نَعَمْ، يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّهُ يَجِيئُنَا بِأَشْيَاءَ غَرَائِبَ، قَالَ: يَقُولُ لَهُ أَيُّوبُ: إِنَّمَا نَفِرُّ أَوْ نَفْرَقُ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ.

[68] عبیداللہ بن عمر قواریری نے کہا: ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، کہا: ایک آدمی تھا، وہ ایوب (سختیانی کی علمی مجلس میں حاضری) کا التزام کرتا تھا اور اس نے ان سے (حدیث کا) سماع کیا تھا۔ ایوب نے اسے غیر حاضر پا کر اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا: جناب ابوبکر (ایوب کی کنیت)! وہ عمرو بن عبید سے منسلک ہو گیا ہے۔ حماد نے کہا: ایک دن میں ایوب کے ساتھ تھا، ہم صبح سویرے بازار کی طرف گئے تو اس آدمی نے ایوب کا استقبال کیا۔ ایوب نے اسے سلام کہا اور (حال احوال) پوچھا، پھر ایوب کہنے لگے: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اس آدمی کے ساتھ منسلک ہو گئے ہو۔ حماد نے کہا: انھوں نے اس کا، یعنی عمرو کا نام لیا۔ وہ کہنے لگا: ہاں، جناب ابوبکر! وہ غرائب (ایسی باتیں جنھیں کوئی نہیں جانتا) ہمارے سامنے لاتا ہے۔ کہا: ایوب اس سے کہنے لگے: ہم انھی (عجیب و) غریب باتوں سے بھاگتے

ہیں یا ڈرتے ہیں (کہ یہ جھوٹی اور من گھڑت ہوتی ہیں۔)

[٦٩] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ، يَعْنِي حَمَّادًا، قَالَ، قِيلَ لِأَيُّوبَ: إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ رَوٰى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ، فَقَالَ: كَذَبَ، أَنَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ.

[69] سلیمان بن حرب نے کہا: ہم سے ابن زید، یعنی حماد نے بیان کیا، کہا: ایوب سے عرض کی گئی: عمرو بن عبید نے حضرت حسن بصری سے روایت بیان کی ہے (کہ انھوں نے) کہا: جسے نبیذ (شراب) سے نشہ ہو جائے اسے کوڑے نہ مارے جائیں۔ تو انھوں (ایوب سختیانی) نے کہا: اس نے جھوٹ بولا، میں نے (خود) حسن سے سنا، وہ کہتے تھے: جسے نبیذ سے نشہ ہو جائے اسے کوڑے مارے جائیں۔

[٧٠] وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ: بَلَغَ أَيُّوبَ أَنِّي آتِي عَمْرًا، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَوْمًا، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَّا تَأْمَنُهُ عَلٰى دِينِهِ، كَيْفَ تَأْمَنُهُ عَلَى الْحَدِيثِ؟.

[70] سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: جناب ایوب سختیانی کو یہ خبر پہنچی کہ میں عمرو (بن عبید) کے ہاں (درس میں) جاتا ہوں تو ایک دن وہ میرے پاس آئے اور کہا: تم نے غور کیا، ایک ایسا آدمی جس کے دین پر تمھیں اعتبار نہ ہو، تم اس کی حدیث پر کیسے اعتماد کرو گے!

[٧١] وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَامُوسٰى يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ قَبْلَ أَنْ يُّحْدِثَ.

[71] سفیان نے بیان کیا، کہا: میں نے ابوموسیٰ (اسرائیل بن موسیٰ بصری، نزیل ہند) سے سنا، کہہ رہے تھے: ہمیں عمرو بن عبید نے بدعت کا شکار ہونے سے پہلے حدیث سنائی۔

[٧٢] حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: كَتَبْتُ إِلٰى شُعْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَاضِي وَاسِطٍ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: لَا تَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا. وَمَزِّقْ كِتَابِي.

[72] معاذ عنبری نے کہا: میں نے واسط کے قاضی ابوشیبہ کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے شعبہ کی طرف لکھا تو انھوں نے جواب میں میری طرف لکھ بھیجا: اس سے کوئی چیز روایت نہ کرو اور میرا خط پھاڑ دو۔

فوائد و مسائل: ① واسط کا قاضی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی کوفی نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور تھا، وہ متروک الحدیث تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت سے اسی کی اولاد میں ابوبکر بن ابی شیبہ جیسے مشہور اور معروف محدث پیدا ہوئے۔ اللہ کی شان ہے کہ ﴿يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ﴾ ''وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے۔'' (الروم 19:30) ② خط پھاڑنے کی بات احتیاط کے لیے لکھی تا کہ اس رائے کے علانیہ اور لکھ کر اظہار کرنے سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ یہ اندیشہ بھی اس چیز کی دلیل ہے کہ واسط کے ان قاضی صاحب سے لوگ خوفزدہ رہتے تھے۔ ③ نقصان یا فساد کے اندیشے کے باوجود علم حدیث کے راوی کی صحیح حیثیت متعین کرنے میں کوئی کوتاہی جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی بات کی غلط نسبت سے بڑا فساد یا نقصان اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

[٧٣] وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ: حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ: كَذَبَ، وَحَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ فَقَالَ: كَذَبَ.

[73] عفان (بن مسلم) نے کہا: میں نے حماد بن سلمہ کو صالح مری کے واسطے سے ایک حدیث سنائی جو اس نے ثابت سے روایت کی تو انھوں (حماد) نے کہا: اس نے جھوٹ بولا۔ (اسی طرح) میں نے ہمام کو صالح مری سے ایک حدیث سنائی تو انھوں نے بھی کہا: اس نے جھوٹ بولا۔

[٧٤] وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ قَالَ: قَالَ لِي شُعْبَةُ: ائْتِ جَرِيرَ بْنَ حَازِمٍ فَقُلْ لَهُ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَرْوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ فَإِنَّهُ يَكْذِبُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قُلْتُ لِشُعْبَةَ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا عَنِ الْحَكَمِ بِأَشْيَاءَ لَمْ أَجِدْ لَهَا أَصْلًا - قَالَ - قُلْتُ لَهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ قُلْتُ لِلْحَكَمِ: أَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ؟ فَقَالَ: لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ. قُلْتُ لِلْحَكَمِ: مَا تَقُولُ فِي أَوْلَادِ الزِّنَا؟ قَالَ: يُصَلَّى عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: مِنْ حَدِيثِ مَنْ يُرْوَى؟ قَالَ: يُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ. فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ.

[74] ابوداود نے بیان کیا، کہا: شعبہ نے مجھ سے کہا: جریر بن حازم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: تمھارے لیے حلال نہیں کہ تم حسن بن عمارہ سے (حدیث) روایت کرو کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ابوداود نے کہا: میں نے شعبہ سے عرض کی: وہ کیسے؟ تو انھوں نے کہا: اس نے ہمیں حَکَم سے (روایت کردہ) احادیث سنائیں جن کی ہم نے کوئی اصل نہ پائی۔ (کہا) میں نے عرض کی: کیا چیز روایت کی؟ کہا: میں نے حَکَم سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کی نماز جنازہ ادا فرمائی؟ تو انھوں نے جواب دیا: آپ نے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی (جبکہ) حسن بن عمارہ نے حَکَم ہی سے مِقسم کے حوالے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی کہ نبی ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انھیں دفن کیا۔ (اسی طرح) میں نے حَکَم سے پوچھا: آپ اولاد زنا کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کہا: ان کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ میں نے پوچھا: یہ روایت کس کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے، کہا: حضرت حسن بصری سے (جبکہ) حسن بن عمارہ نے کہا: ہم سے حَکَم نے یحییٰ بن جزار کے حوالے سے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

[٧٥] وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هٰرُونَ، وَذَكَرَ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ، فَقَالَ: حَلَفْتُ أَلَّا أَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَّلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوجٍ - وَّقَالَ -: لَقِيتُ زِيَادَ

[75] حسن حلوانی نے کہا: میں نے یزید بن ہارون سے سنا، انھوں نے زیاد بن میمون کا ذکر کرتے ہوئے کہا: میں نے حلف اٹھایا ہے کہ میں اس سے اور خالد بن محدوج سے کبھی روایت نہ کروں گا (اور کہا:) میں زیاد بن میمون سے ملا، اس

ابْنَ مَيْمُونٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ، ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ مُّوَرِّقٍ، ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ الْحَسَنِ، وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا إِلَى الْكَذِبِ.

سے ایک حدیث سنانے کا کہا تو اس نے مجھے وہ حدیث بکر مزنی سے روایت کر کے سنائی، پھر (کچھ عرصے بعد) میں دوبارہ اس کے پاس گیا تو اس نے وہی حدیث مُوَرِّق سے بیان کی، پھر ایک بار اور اس کے پاس گیا تو اس نے وہی حدیث حسن (بصری) سے سنائی۔ وہ (یزید بن ہارون) ان دونوں (زیاد بن میمون اور خالد بن محدوج) کو جھوٹ کی طرف منسوب کرتے تھے۔

قَالَ الْحُلْوَانِيُّ: سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ، وَذَكَرْتُ عِنْدَهُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ، فَنَسَبَهُ إِلَى الْكَذِبِ.

حلوانی نے کہا: میں نے عبدالصمد سے حدیث سنی اور ان کے سامنے زیاد بن میمون کا ذکر کیا تو انھوں نے اس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی۔

[٧٦] **وحَدَّثَنَا** مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَ الْعَطَّارَةِ الَّذِي رَوٰى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ؟ فَقَالَ لِي: اُسْكُتْ. فَأَنَا لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ: هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَرْوِيهَا عَنْ أَنَسٍ؟ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمَا رَجُلًا يُّذْنِبُ فَيَتُوبُ، أَلَيْسَ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِ؟ قَالَ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ مِّنْ ذَا قَلِيلًا، وَّلَا كَثِيرًا، إِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ النَّاسُ فَأَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ أَنِّي لَمْ أَلْقَ أَنَسًا.

[76] محمود بن غیلان نے کہا: میں نے ابوداود طیالسی سے کہا: آپ نے عباد بن منصور سے بہت زیادہ روایتیں لی ہیں، پھر کیا ہوا کہ آپ نے عطارہ والی روایت جو نضر بن شمیل نے ہمارے سامنے بیان کی، ان سے نہیں سنی؟ انھوں نے مجھ سے کہا: خاموش رہو، میں اور عبدالرحمٰن بن مہدی زیاد بن میمون سے ملے اور اس سے پوچھتے ہوئے کہا: یہ احادیث جو تم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہو (کیا ہیں؟) تو وہ کہنے لگا: تم دونوں دیکھو کہ ایک آدمی گناہ کرتا ہے، پھر توبہ کر لیتا ہے تو کیا اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا! کہا: ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: میں نے ان (احادیث) میں سے انس رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا، نہ کم نہ زیادہ، اگر لوگ نہیں جانتے تو (کیا) تم دونوں بھی نہیں جانتے کہ میں انس رضی اللہ عنہ سے نہیں ملا!

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فَبَلَغَنَا، بَعْدُ، أَنَّهُ يَرْوِي. فَأَتَيْنَاهُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: أَتُوبُ. ثُمَّ كَانَ، بَعْدُ، يُحَدِّثُ، فَتَرَكْنَاهُ.

ابوداود نے کہا: پھر ہمیں یہ خبر پہنچی کہ وہ (وہی) روایتیں بیان کرتا ہے تو میں اور عبدالرحمٰن اس کے پاس آئے تو وہ کہنے لگا: میں توبہ کرتا ہوں، پھر اس کے بعد بھی وہ وہی حدیثیں بیان کرتا تھا تو ہم نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا۔

فوائد ومسائل: ① یزید بن ہارون کی جرح نقل کرنے کے بعد امام مسلم نے دونوں راویوں کے بارے میں مزید شہادتیں بلکہ اس کا اپنا اعتراف بھی پیش کر دیا۔ ② عطّارہ، یعنی عطر بیچنے والی عورت سے مراد حولاء بنت تُوَیت ہیں۔ اور حدیث یہ ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اپنے خاوند کے بارے میں باتیں کیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے خاوند کی فضیلت سمجھائی۔ یہ طویل حدیث جسے ابن وضاح نے مفصل ذکر کیا ہے، لیکن غیر صحیح ہے۔ ③ عباد بن منصور سے یہ روایت نضر بن شمیل جیسے ثقہ راوی نے بیان کی لیکن محدثین نے تحقیق کر کے حقیقت کا پتہ چلا لیا۔

[٧٧] حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ شَبَابَةَ- قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُولُ: سُوَيْدُ بْنُ عَقَلَةَ - قَالَ شَبَابَةُ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْقُدُّوسِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَّخَذَ الرَّوْحُ عَرْضًا - قَالَ - فَقِيلَ لَهُ: أَيُّ شَيْءٍ هٰذَا؟ قَالَ: يَعْنِي يُتَّخَذُ كُوَّةٌ فِي حَائِطٍ لِّيَدْخُلَ عَلَيْهِ الرَّوْحُ.

[77] حسن حلوانی نے بیان کیا، کہا: میں نے شبابہ سے سنا (کہا: عبدالقدوس ہمارے سامنے حدیث بیان کرتا تھا اور کہتا تھا: سوید بن عَقَلہ) شبابہ نے کہا: میں نے عبدالقدوس سے سنا، کہتا تھا: رسول اللہ ﷺ نے ''رَوح کو عَرض'' بنانے سے منع فرمایا ہے (کہا) اس سے کہا گیا: اس کا کیا مطلب ہے؟ تو اس نے کہا: مطلب یہ ہے کہ دیوار میں سوراخ رکھا جائے تا کہ اس میں ہوا داخل ہو۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَّقُولُ لِرَجُلٍ - بَعْدَمَا جَلَسَ مَهْدِيُّ بْنُ هِلَالٍ بِأَيَّامٍ-: مَا هٰذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةُ الَّتِي نَبَعَتْ قِبَلَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا أَبَا إِسْمَاعِيلَ.

(امام) مسلم نے کہا: میں نے عبیداللہ بن عمر قواریری سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حماد بن زید سے سنا، وہ (مہدی بن ہلال کے علمی مجلس منعقد کرنے سے چند دن بعد) ایک آدمی سے کہہ رہے تھے: یہ نمکین چشمہ کیا ہے جو آپ کی طرف سے پھوٹا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، اے ابواسماعیل! (آپ کی بات ٹھیک ہے۔)

فوائد ومسائل: ① عبدالقدوس کا یہ حال تھا کہ اسے سوید بن غفلہ کا نام تک ضبط نہ تھا وہ سوید بن غفلہ کے بجائے سوید بن عقلہ پڑھتا تھا جس نام کا کوئی راوی نہیں۔ لکھے کو غلط پڑھتا تھا، کسی سے سنا نہیں تھا، یا سنا تھا اور بھلا دیا تھا۔ یہ سند کا حال تھا۔ متن کا حال یہ تھا کہ حدیث کے الفاظ: «لَا تَتَّخِذُوا الرُّوحَ غَرَضًا» ''کسی ذی روح کو تیراندازی وغیرہ کی مشق کا نشانہ نہ بناؤ'' کو اَلرَّوْحُ عَرْضًا (ہوا کو چوڑائی میں نہ لو۔ جو ایک مہمل بات ہے) کہتا تھا۔ یہ انتہا درجے کی نااہلی اور حماقت کی دلیل ہے۔ ② اس حدیث کے ضمن میں ایک اور مثال امام مسلم نے مہدی بن ہلال کی دی۔ وہ بصرہ کا رہنے والا تھا۔ قدریہ کے مبلغین میں سے تھا۔ سند اور متن دونوں میں جھوٹ بولتا اور احادیث گھڑتا تھا۔ حماد بن زید نے بے سروپا روایت بیان کرنے والے کو نمکین چشمے سے تشبیہ دی۔ کیونکہ وہ احادیث تو بیان کرتا ہے لیکن وہ ایسی احادیث نہیں ہوتیں جن سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

[٧٨] وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ قَالَ: مَا

[78] عفان نے کہا: میں نے ابوعوانہ سے سنا، کہا: مجھے حسن (بصری) سے کوئی حدیث نہ پہنچی مگر میں اسے ابان بن ابی

بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ حَدِيثٌ، إِلَّا أَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ ابْنَ أَبِي عَيَّاشٍ، فَقَرَأَهُ عَلَيَّ.

عیاش کے پاس لے گیا تو اس نے اسے میرے سامنے پڑھا۔

[٧٩] وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ مِنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ نَّحْوًا مِّنْ أَلْفِ حَدِيثٍ.

[79] علی بن مسہر نے بیان کیا، کہا: میں نے اور حمزہ زیات نے ابان بن ابی عیاش سے تقریباً ایک ہزار احادیث سنیں۔

قَالَ عَلِيٌّ: فَلَقِيتُ حَمْزَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ أَبَانَ، فَمَا عَرَفَ مِنْهَا إِلَّا شَيْئًا يَّسِيرًا خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً.

علی نے کہا: پھر (کچھ عرصے بعد) میں حمزہ سے ملا تو اس نے مجھے بتایا کہ اس نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ احادیث جو اَبان سے سنی تھیں آپ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ نے ان میں بہت معمولی حصے، پانچ یا چھ حدیثوں کے سوا کسی چیز کو نہ پہچانا۔

[٨٠] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ، قَالَ لِي أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ: اُكْتُبْ عَنْ بَقِيَّةَ مَا رَوٰى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ، وَلَا تَكْتُبْ عَنْهُ مَا رَوٰى عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوفِينَ، وَلَا تَكْتُبْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَّا رَوٰى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ، وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ.

[80] زکریا بن عدی نے کہا: مجھ سے ابواسحاق فزاری نے کہا: بقیہ سے وہی احادیث لکھو جو اس نے معروف لوگوں سے روایت کی ہیں، وہ نہ لکھو جو اس نے غیر معروف لوگوں سے روایت کی ہیں اور اسماعیل بن عیاش سے، جو اس نے معروف لوگوں سے روایت کیں یا غیر معروف لوگوں سے، کچھ نہ لکھو۔

[٨١] حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: نِعْمَ الرَّجُلُ بَقِيَّةُ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ يَكْنِي الْأَسَامِيَ وَيُسَمِّي الْكُنٰى، كَانَ دَهْرًا يُّحَدِّثُنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْوُحَاظِيِّ، فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ.

[81] اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا، کہا: میں نے عبداللہ کے اصحاب (شاگردوں) میں سے ایک سے سنا، کہا: ابن مبارک نے فرمایا: بقیہ اچھا آدمی ہے اگر یہ نہ ہوتا کہ وہ ناموں کو کنیتوں سے بدل دیتا ہے اور کنیتوں کو ناموں سے۔ وہ ایک زمانے تک ہمیں ابوسعید وحاظی سے روایتیں سناتا رہا، ہم نے اچھی طرح غور کیا تو وہ عبدالقدوس نکلا۔

فوائد ومسائل: ① یہ مروجہ تدلیس سے بدتر ہے۔ اس حیلے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ مذکورہ ضعیف راوی کے ضعف سے آگاہ نہ ہوسکیں اور اس سے بیان کردہ احادیث کو قبول کر لیں۔ ② بقیہ بن ولید بن صائد کو محدثین نے صدوق قرار دیا ہے لیکن وہ ضعیف راویوں سے اکثر تدلیس کرتے ہیں۔ معروف کنیتوں کے بجائے نام لینا اور معروف ناموں کے بجائے کنیتوں سے روایت کرنا

تدلیس ہی کا ایک حربہ ہے۔ انھوں نے جس عبدالقدوس نام کو چھپانے کے لیے اس کی کنیت سے سند بیان کی وہ جھوٹا تھا، جیسے اگلی حدیث میں ہے۔ اس لیے جو معروف راوی ہیں ان سے لی ہوئی ان کی احادیث زیادہ محفوظ ہیں، غیر معروف میں خرابی ہے۔

[٨٢] وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يُفْصِحُ بِقَوْلِهِ: كَذَّابٌ إِلَّا لِعَبْدِ الْقُدُّوسِ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ: كَذَّابٌ.

[82] عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے ابن مبارک کو (ایسا کرتے) نہیں دیکھا کہ وہ کھل کر اپنی یہ بات (رائے) کہہ دیں کہ فلاں جھوٹا ہے، سوائے عبدالقدوس کے۔ میں نے انھیں خود یہ کہتے سنا کہ وہ جھوٹا ہے۔

[٨٣] وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ - وَذَكَرَ الْمُعَلَّى ابْنَ عُرْفَانَ، فَقَالَ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ بِصِفِّينَ، فَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: أَتُرَاهُ بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ؟.

[83] عبداللہ بن عبدالرحمان دارمی نے مجھ سے بیان کیا، کہا: میں نے ابونعیم سے سنا (اور انھوں نے معلّٰی بن عرفان کا ذکر کیا) اور کہا: اس نے کہا: ہم سے ابووائل نے بیان کیا، کہا: صفین میں ابن مسعود ہمارے سامنے نکلے تو ابونعیم نے کہا: ان کے بارے میں تمھاری رائے ہے کہ وہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو گئے تھے؟

فائدہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے بہت پہلے 32ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں فوت ہو چکے تھے۔ ایسی غلطیوں سے راویوں کا جھوٹ پکڑا جاتا ہے۔ محدث کو ان تمام باتوں پر نظر رکھنی ہوتی ہے۔

[٨٤] حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ، فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِثَبْتٍ، قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ: اغْتَبْتَهُ. قَالَ إِسْمَاعِيلُ: مَا اغْتَابَهُ، وَلٰكِنَّهُ حَكَمَ: أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ.

[84] عفان بن مسلم سے روایت ہے، کہا: ہم اسماعیل بن عُلَیہ کے ہاں تھے تو ایک آدمی نے ایک دوسرے آدمی سے روایت (بیان) کی۔ میں نے کہا: وہ مضبوط (ثقہ کا ہم پلہ) نہیں۔ تو اس آدمی نے کہا: تم نے اس کی غیبت کی ہے۔ اسماعیل کہنے لگے: انھوں نے اس کی غیبت نہیں کی بلکہ حکم (فیصلہ) بیان کیا ہے کہ وہ ثبت نہیں ہے۔

[٨٥] وَحَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الَّذِي يَرْوِي عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُ مَالِكَ ابْنَ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ شُعْبَةَ الَّذِي يَرْوِي عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَالِحِ

[85] بشر بن عمر نے ہم سے بیان کیا، کہا: میں نے امام مالک بن انس سے محمد بن عبدالرحمٰن کے بارے میں پوچھا جو سعید بن مسیّب سے احادیث روایت کرتا ہے تو انھوں نے کہا: وہ ثقہ نہیں۔ میں نے مالک بن انس سے ابوحویرث کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ (پھر) میں نے ان سے اس شعبہ کے بارے میں سوال کیا جس سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں تو فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔

مَّوْلَى التَّوْأَمَةِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَسَأَلْتُ مَالِكًا عَنْ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ؟ فَقَالَ: لَيْسُوا بِثِقَةٍ فِي حَدِيثِهِمْ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَّجُلٍ آخَرَ نَسِيتُ اسْمَهُ؟ فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: لَوْ كَانَ ثِقَةً لَّرَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي.

میں نے ان سے صالح مولیٰ توأمہ کے بارے میں سوال کیا تو کہا: ثقہ نہیں۔ میں نے ان سے حرام بن عثمان کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ثقہ نہیں۔ میں نے امام مالک سے ان پانچوں کے بارے میں پوچھا، انھوں نے فرمایا: یہ سب حدیث کے بیان کرنے میں ثقہ نہیں۔ میں نے ان سے ایک اور شخص کے بارے میں پوچھا جس کا (اب) میں نام بھول گیا ہوں تو انھوں نے کہا: کیا تم نے میری کتابوں میں اس کا نام دیکھا ہے۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اگر ثقہ ہوتا تو تم اس کا ذکر میری کتابوں میں دیکھتے۔

[٨٦] **وَحَدَّثَنِي** الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ وَّكَانَ مُتَّهَمًا.

[86] ہم سے حجاج نے بیان کیا، کہا: ہم سے ابن ابی ذئب نے شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حدیث بیان کی اور وہ متہم تھا۔

[٨٧] **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ الطَّالَقَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ أَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ أَنْ أَلْقَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَرَّرٍ، لَاخْتَرْتُ أَنْ أَلْقَاهُ ثُمَّ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ، كَانَتْ بَعْرَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ.

[87] ابواسحاق طالقانی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا، کہہ رہے تھے: (ایک وقت تھا) اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ جنت میں داخل ہوں یا عبداللہ بن محرَّر سے ملوں تو میں اس کا انتخاب کرتا کہ پہلے میں اس سے مل لوں پھر جنت میں جاؤں گا، پھر جب میں نے اسے دیکھ لیا تو اس کے مقابلے میں ایک مینگنی بھی مجھے زیادہ محبوب تھی۔

[٨٨] **وَحَدَّثَنِي** الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا وَلِيدُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ: لَا تَأْخُذُوا عَنْ أَخِي.

[88] ولید بن صالح نے بیان کیا، کہا: عبیداللہ بن عمرو نے کہا: زید، یعنی ابن ابی انیسہ نے کہا: میرے بھائی (یحییٰ بن ابی انیسہ) سے روایت نہ لو۔

[٨٩] **وَحَدَّثَنِي** أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ الْوَابِصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ كَذَّابًا.

[89] عبداللہ بن جعفر رقی نے عبیداللہ بن عمرو کے حوالے سے بیان کیا، کہا: یحییٰ بن ابی اُنیسہ جھوٹا تھا۔

[٩٠] حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: ذُكِرَ فَرْقَدٌ عِنْدَ أَيُّوبَ، فَقَالَ: إِنَّ فَرْقَدًا لَّيْسَ صَاحِبَ حَدِيثٍ.

[90] حماد بن زید سے روایت ہے، کہا: ایوب سختیانی کے سامنے فرقد کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے کہا: فرقد حدیث (کی مہارت رکھنے) والا نہیں۔

فائدہ: فرقد بن یعقوب سبخی، جو بصرہ کے علاقے سبخہ کی طرف منسوب تھے، بہت بڑے مجاہد اور انتہائی زاہد اور صالح تھے لیکن انتہائی سادہ لوح اور فن حدیث سے نابلد تھے۔ نیک لوگ جو فن حدیث سے نابلد ہوں، ان کی وجہ سے لوگوں کو زیادہ دھوکا لگتا ہے۔ وہ ان کی نیکی پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی غلط خبر کو قبول کر لیتے ہیں۔ محدثین نے حفظ حدیث کے لیے تحقیق کے انتہائی اعلیٰ معیار اپنائے۔ انھوں نے کسی بھی رو رعایت کے بغیر ضعیف احادیث کے راہ پانے کا ہر راستہ بند کیا۔ اس سلسلے میں سگے بھائی نے بھائی تک کی رعایت نہ کی۔

[٩١] وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ، فَضَعَّفَهُ جِدًّا، فَقِيلَ لِيَحْيٰى: أَضْعَفُ مِنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَّرْوِي عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.

[91] مجھ سے عبدالرحمان بن بشر عبدی نے بیان کیا، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا، جب ان کے سامنے محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا۔ (امام) یحییٰ سے کہا گیا: (کیا) یہ یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ ضعیف ہے؟ کہا: ہاں۔ پھر کہا: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایک انسان بھی محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کر سکتا ہے۔

فائدہ: یحییٰ بن سعید قطان اور دوسرے محدثین کی طرف سے راویوں پر نقد کو نقل کرنے کا مقصد یہی دکھانا ہے کہ یہ علم حدیث کی ضرورت ہے۔ اس کا بیان کرنا فرض عین ہے۔ جو صحیح نقد و جرح کو جان بوجھ کر چھپائے گا وہ حدیث میں جھوٹ کی ملاوٹ کو رائج کرنے کا سبب بنے گا اور گناہ میں برابر کا شریک ہوگا۔

[٩٢] حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ، ضَعَّفَ حَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَّعَبْدَ الْأَعْلٰى، وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنَ مُوسَى ابْنِ دِينَارٍ. قَالَ: حَدِيثُهُ رِيحٌ. وَضَعَّفَ مُوسَى ابْنَ دِهْقَانَ وَعِيسَى بْنَ أَبِي عِيسَى الْمَدَنِيَّ. قَالَ: وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عِيسٰى يَقُولُ: قَالَ لِيَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: إِذَا قَدِمْتَ عَلٰى جَرِيرٍ فَاكْتُبْ

[92] بشر بن حکم نے بیان کیا، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا، انھوں نے حکیم بن جبیر اور عبدالاعلیٰ کو ضعیف قرار دیا اور (اسی طرح) یحییٰ نے موسیٰ بن دینار کو بھی ضعیف قرار دیا (اور) کہا: اس کی (بیان کردہ) حدیث ہوا (جیسی) ہے اور موسیٰ بن دہقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کو (بھی) ضعیف قرار دیا۔ کہا: اور میں نے حسن بن عیسیٰ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے ابن مبارک نے فرمایا: تم جب جریر کے پاس پہنچو تو تین (راویوں) کی احادیث کے سوا اس کا سارا

عِلْمَهُ كُلَّهُ إِلَّا حَدِيثَ ثَلَاثَةٍ، لَّا تَكْتُبْ عَنْهُ: حَدِيثَ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ، وَّالسَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ.

علم لکھ لینا۔ عبیدہ بن مُعتِّب، سری بن اسماعیل اور محمد بن سالم کی احادیث اس سے نہ لکھنا۔

فائدہ: متن میں ہے کہ یحییٰ بن موسیٰ بن دینار کو ضعیف قرار دیا۔ یحییٰ اور موسیٰ کے درمیان بن کا لفظ غلطی ہے۔ اصل عبارت لفظِ بن کے بغیر ہے، یعنی یحییٰ (بن سعید قطان) نے موسیٰ بن دینار کو بھی ضعیف قرار دیا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَأَشْبَاهُ مَا ذَكَرْنَا - مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُتَّهَمِي رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَإِخْبَارِهِمْ عَنْ مَّعَايِبِهِمْ - كَثِيرٌ، يَّطُولُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهِ عَلَى اسْتِقْصَائِهِ، وَفِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ لِّمَنْ تَفَهَّمَ وَعَقَلَ مَذْهَبَ الْقَوْمِ، فِيمَا قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ وَبَيَّنُوا.

(امام) مسلم کہتے ہیں: ہم نے حدیث کے متہم راویوں کے بارے میں اہل علم کے کلام اور (فنِ حدیث میں) ان کی خامیوں کی خبر دینے کے حوالے سے جو بیان کیا ہے اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔ اگر ان سب کا احاطہ کرتے ہوئے اس کا ذکر کیا جائے تو کتاب بہت طویل ہو جائے گی۔ جو شخص فہم سے کام لیتے ہوئے محدثین کے اقوال اور ان کی طرف سے پیش کردہ توضیحات کی روشنی میں ان کے طریق کو سمجھنے کی کوشش کرے اس کے لیے اتنا (ہی) کافی ہے جتنا ہم نے ذکر کر دیا۔

فائدہ: امام مسلم نے ایسی متنوع مثالیں بیان کر دیں جو نقدِ حدیث کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔ جو کوئی ان پر اچھی طرح غور کرے وہ اس معاملے کے ہر پہلو کا احاطہ کر سکے گا۔

وَإِنَّمَا أَلْزَمُوا أَنْفُسَهُمُ الْكَشْفَ عَنْ مَّعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَنَاقِلِي الْأَخْبَارِ، وَأَفْتَوْا بِذٰلِكَ حِينَ سُئِلُوا، لِمَا فِيهِ مِنْ عَظِيمِ الْحَظِّ؛ إِذِ الْأَخْبَارُ فِي أَمْرِ الدِّينِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيلٍ، أَوْ تَحْرِيمٍ، أَوْ أَمْرٍ، أَوْ نَهْيٍ، أَوْ تَرْغِيبٍ، أَوْ تَرْهِيبٍ، فَإِذَا كَانَ الرَّاوِي لَهَا لَيْسَ بِمَعْدِنٍ لِّلصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ، ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَّا فِيهِ، لِغَيْرِهِ مِمَّنْ جَهِلَ

ان لوگوں (محدثین) نے اپنے لیے حدیث کے راویوں اور اخبار (و آثار) کے ناقلین کی خامیاں واضح کرنے کو لازم رکھا اور جب ان سے پوچھا گیا تو اس کے حق میں فتوے دیے کیونکہ اس میں حظِ وافر ہے۔[1] چونکہ اخبار (و احادیث) دین کے امور میں حلال کرنے کے لیے وارد ہوتی ہیں یا حرام کرنے کے لیے، حکم دینے کے لیے وارد ہوتی ہیں یا روکنے کے لیے، کسی چیز کی رغبت دلانے کے لیے آتی ہیں یا کسی چیز سے ڈرانے کے لیے۔ اس لیے جب

[1] حَظٌّ: حصہ یا نصیب، اچھائی میں سے یا برائی میں سے۔ مفہوم یہ ہے کہ علم حدیث میں دین کا بڑا حصہ یا حظ وافر محفوظ ہے یا ان میں وہ کچھ ہے جس پر انسانوں کا نصیب منحصر ہے۔ تفصیل اگلے جملوں میں ہے۔ بعض لوگوں نے اس کو عظیم الخطر پڑھا ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ اس میں بہت سے خطرات ہیں جن سے تحفظ ضروری ہے۔

مَعْرِفَتَهُ، كَانَ آثِمًا بِفِعْلِهِ ذٰلِكَ، غَاشًّا لِّعَوَامِّ الْمُسْلِمِينَ، إِذْ لَا يُؤْمَنُ عَلٰى بَعْضِ مَنْ سَمِعَ تِلْكَ الْأَخْبَارَ أَنْ يَّسْتَعْمِلَهَا، أَوْ يَسْتَعْمِلَ بَعْضَهَا، وَلَعَلَّهَا أَوْ أَكْثَرَهَا أَكَاذِيبُ لَا أَصْلَ لَهَا، مَعَ أَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ مِنْ رِّوَايَةِ الثِّقَاتِ وَأَهْلِ الْقَنَاعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُّضْطَرَّ إِلٰى نَقْلِ مَنْ لَّيْسَ بِثِقَةٍ وَّلَا مَقْنَعٍ.

ان کا روایت کرنے والا بنیادی اور حقیقی طور پر صدق و امانت کا حامل نہ ہو، پھر اس سے ایسا آدمی روایت کرے جو اس کے بارے میں (خود تو سب کچھ) جانتا ہو لیکن دوسرے کے سامنے، جو اس کی پہچان سے آگاہ نہیں، اسے واضح نہ کرے تو اس عمل کی بنا پر وہ گناہ گار ہوگا اور عام مسلمانوں کو دھوکا دینے والا ٹھہرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان (اخبار و احادیث) کو سننے والے بعض لوگ اس بات سے محفوظ نہ رہیں گے کہ وہ ان (اخبار و احادیث) یا ان کے بعض حصوں پر عمل کر لیں، حالانکہ امکان یہ ہے کہ یہ (روایات) یا ان کا اکثر حصہ اکاذیب (جھوٹی باتوں) پر مشتمل تھا جن کی کوئی بنیاد نہ تھی جبکہ (دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ) ثقہ اور انتہائی قابل اعتماد لوگوں کی روایت کردہ صحیح احادیث اتنی زیادہ تعداد میں موجود ہیں کہ (کسی کو) غیر ثقہ اور نا قابل اعتماد راویوں کی نقل کردہ چیزوں کی طرف رجوع کرنے کی مجبوری لاحق نہیں۔

وَلَا أَحْسِبُ كَثِيرًا مِّمَّنْ يُّعَرِّجُ مِنَ النَّاسِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الضِّعَافِ وَالْأَسَانِيدِ الْمَجْهُولَةِ، وَيَعْتَدُّ بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيهَا مِنَ التَّوَهُّنِ وَالضَّعْفِ - إِلَّا أَنَّ الَّذِي يَحْمِلُهُ عَلٰى رِوَايَتِهَا، وَالِاعْتِدَادِ بِهَا، إِرَادَةُ التَّكْثِيرِ بِذٰلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِّ، وَلِأَنْ يُّقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَا جَمَعَ فُلَانٌ مِّنَ الْحَدِيثِ، وَأَلَّفَ مِنَ الْعَدَدِ.

جن ضعیف حدیثوں اور مجہول سندوں کے بارے میں ہم نے تفصیل سے بیان کیا ہے ان کے انبار لگانے اور ان کی خامی اور کمزوری جاننے کے باوجود ان کی روایت کا اہتمام کرنے والوں کے متعلق میں اس کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتا کہ جو چیز انھیں ان (کمزور احادیث) کی روایت اور ان کے بارے میں اہتمام پر آمادہ کرتی ہے وہ عام لوگوں کے سامنے زیادہ احادیث بیان کرنے کی خواہش ہے اور یہ بات کہ کہا جا سکے کہ (دیکھو!) فلاں نے کتنی احادیث جمع کر لی ہیں اور کتنی تعداد میں ان کی تالیف کر لی ہے۔

وَمَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ هٰذَا الْمَذْهَبَ، وَسَلَكَ هٰذَا الطَّرِيقَ، فَلَا نَصِيبَ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ بِأَنْ يُّسَمّٰى جَاهِلًا أَوْلٰى مِنْ أَنْ يُّنْسَبَ إِلٰى

جو شخص علم میں اس راہ پر چلتا ہے اور یہ طریق اختیار کرتا ہے تو (اس کا دراصل) اس (علم) میں کوئی حصہ نہیں۔ ایسے شخص کو جاہل کا نام دینا اس کی طرف علم کی نسبت کرنے

الْعِلْمِ. سے بہتر ہے۔

فوائد و مسائل: امام مسلم رحمہ اللہ نے راویوں پر نقد و جرح کے حوالے سے کثیر تعداد میں مختلف نوع کی مثالیں دینے کے بعد جو نتائج نکالے ہیں وہ انھوں نے اس بحث کے آخر میں اجمالی طور پر پیش کر دیے ہیں۔ یہ وہ اصول ہیں جو محدثین کے طریق کو سمجھنے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان میں اولیت اس بات کو حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے ذریعے سے حلال و حرام کا تعین ہوتا ہے اور دین کے اوامر و نواہی کی وضاحت ہوتی ہے، صحیح اسلامی شخصیت کی تربیت کے لیے کچھ باتیں ہیں جن کی حکیمانہ انداز میں ترغیب دینا ضروری ہے، کچھ رذائل و خبائث ایسے ہیں جن سے دور رہنے کی مؤثر طور پر تلقین ناگزیر ہے۔ یہ سارا نظامِ تربیت بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے حاصل ہوتا ہے۔ اس بات کے بغیر چارہ نہیں کہ حدیث کے راویوں اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور آپ کے اسوۂ حسنہ کے ناقلین کے بارے میں انتہائی باریک بینی سے چھان پھٹک کی جائے۔ اگر راوی ساقط الاعتبار ہیں، امتِ مسلمہ کے اجتماعی شعور کی نفی کرتے ہوئے غیر متوازن افکار و نظریات کے متعصب داعی ہیں، مکمل دیانت اور غیر جانب داری کے بجائے اپنی اپنی پسند کے لوگوں، گروہوں اور فرقوں کی حمایت کے لیے باتیں بناتے اور اقوال و آثار گھڑتے ہیں یا قبولِ اخبار میں حزم و احتیاط سے عاری ہیں، فہم و ادراک میں اختلاط کا شکار ہیں، سادہ لوحی کی بنا پر آسانی سے دھوکا کھا جاتے ہیں یا پھر سوئے حفظ میں مبتلا ہیں تو ان کی حقیقت کو آشکار کیا جائے، ان کی مرویات کا بغور جائزہ لیا جائے اور ان کی بیان کردہ باتوں میں جو مصائب پوشیدہ ہیں ان کی نشاندہی کی جائے، اس لیے راویانِ حدیث کی نقد و جرح فرض ہے۔ اس میں کوتاہی بہت بڑے فتنے کا سبب ہے، اس لیے جان بوجھ کر اس میں کوتاہی برتنا بہت بڑا گناہ ہے۔

امام مسلم نے واضح کیا کہ جن لوگوں نے اپنی مصلحتوں کے پیش نظر نقدِ رواۃ کے اس عمل کو غیبت سے ملانے کی کوشش کی ہے وہ گمراہی کا شکار ہیں۔ خبر لانے والوں کے بارے میں تحقیق و تفتیش کا حکم خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے دیا ہے اور ہم اسے ماننے اور عمل کرنے کے مکلّف ہیں، یہ بات غیبت کیسے ہو سکتی ہے!

محدثین کرام چونکہ امت کے محتاط ترین لوگ ہیں، اس لیے انھوں نے نقد و جرحِ رواۃ کو ایک منضبط علم کی حیثیت دی ہے۔ اس میں پہلی شرط یہ ہے کہ نقد و جرح کا موضوع کوئی اور شخص نہیں ہو سکتا، صرف اس کے بارے میں چھان پھٹک کی جائے گی جو حدیث و سنت کا راوی ہے۔

اس کی دوسری شرط یہ ہے کہ جرح کرنے والا خود انتہائی محتاط ہو، تقوے سے متصف ہو، کسی راوی کی طرف کوئی مثبت یا منفی بات منسوب کرتے ہوئے نہ کسی تساہل کا شکار ہو نہ عدم احتیاط کا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا پورا احساس ہو۔ اسے پتہ ہو کہ اس نے مکمل دیانت سے کام نہ لیا یا پوری احتیاط نہ کی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کی احادیث کو نقصان پہنچانے کا مرتکب ہو گا۔ اس کی بے احتیاطی یا غفلت و تساہل سے کوئی ضعیف حدیث صحیح قرار دے دی جائے گی یا کسی صحیح حدیث کو ضعیف سمجھ لیا جائے گا۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اگر جرح کرنے والا غیر محتاط ہے تو ماہرین حدیث کا فرض ہے کہ اس کی جرح کو قبول نہ کریں نہ ہی اسے آگے بیان کریں۔ جرح کرنے والا اگر سچ کہے گا تو قبول ہوگا، اگر جان بوجھ کر غلط بیانی کرے گا تو خود مجروح ہوگا۔ اس کی اصل حیثیت خبر دینے والے کی ہے، اس لیے اگر وہ سچا ہے تو اس اکیلے کی دی ہوئی خبر قابلِ قبول ہوگی۔

اس بات میں اختلاف ہے کہ جرح کا سبب تفصیل سے ذکر کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک ضروری ہے۔ قاضی ابوبکر باقلانی اسے شرط قرار نہیں دیتے۔ بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ اسباب ضعف میں جس کی مہارت مسلّم ہے اس کے لیے شرط نہیں، دوسروں کے لیے شرط ہے۔ اسباب بیان کیے بغیر اس مطلق جرح کا یہ فائدہ ہے کہ ایسی روایت سے استدلال اور استنباط روک کر پہلے اس کی تحقیق کر لی جائے۔ بعض علماء نے یہ موقف اختیار کیا ہے۔

یہ نکتہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ صحیحین کے بعض راویوں پر متقدمین نے جرح کی ہے لیکن بعد ازاں ثابت یہی ہوا ہے کہ عام صحیح علمی پیمانوں کے مطابق پرکھنے کے بعد ان کی جرح صحیح ثابت نہیں ہوئی۔

اگر جرح وتعدیل میں اختلاف ہو تو ترجیح کا دارومدار مزید تحقیق اور جرح وتعدیل کے زیادہ محتاط ماہرین کی رائے کے ساتھ موافقت پر ہوگا۔ فیصلہ نہ ہو سکے تو احتیاط یہی ہے کہ جرح کو تعدیل پر ترجیح دی جائے۔

امام مسلم نے شعبی رحمہ اللہ اور دوسرے محدثین کی ایسی مثالیں پیش کی ہیں کہ انھوں نے کسی راوی کو کاذب یا متہم کہنے کے بعد بھی اس کی روایت بیان کی۔ اس قسم کی روایات کو بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ایسی روایات کبھی تو اس لیے بیان کی جاتی ہیں کہ ان کی حیثیت اور وجہ ضعف وغیرہ کو ریکارڈ پر لایا جائے اور آئندہ التباس نہ ہو۔ بعض اوقات کم درجے کی ضعیف روایتیں تائید وغیرہ کے طور پر کام آتی ہیں، اکیلی ایسی روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ کئی ایسے بھی ضعیف راوی ہوتے ہیں جن کی بعض لوگوں سے یا عمر کے کسی خاص حصے تک روایتیں صحیح بھی ہوتی ہیں، ان کی تمام روایتیں قلمبند کر لی جاتی ہیں، پھر تحقیق کے بعد صحیح اور ضعیف کی نشاندہی کر دی جاتی ہے۔ بعض محدثین ترغیب وترہیب اور فضائل کے حوالے سے نرمی کے قائل ہیں۔ موضوع یا شدید ضعیف روایات کی کوئی اجازت نہیں دیتا۔ کہا جاتا ہے کہ مثلاً: جن اعمال کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے ان کے ایسے فضائل جو ہر طرح کی شناعت سے پاک ہوں، بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس بات پر سب محدثین متفق ہیں کہ ایسی احادیث سے فقہی معاملات پر کسی طرح کا استدلال جائز نہیں۔

امام مسلم نے جو مثالیں دی ہیں ان کے ذریعے سے انھوں نے وضع حدیث، کذب اور دوسری قسم کے ضعف کی نوعیتیں بیان کر دی ہیں۔ کچھ راوی جان بوجھ کر جھوٹ گھڑتے ہیں، ان میں دین کے دشمن زندیق، اپنے نظریات اور اپنے پسندیدہ اعمال کی ترویج کے شائق گمراہ لوگ یا سادہ لوح صالحین، اپنے علم کا رعب گانٹھنے والے دنیا داروں سے منفعت حاصل کرنے والے فاسق شامل ہیں۔

کچھ متن میں جھوٹ بولتے یا جھوٹ شامل کرتے ہیں۔ کچھ سندوں میں اور کچھ دونوں میں وضع، کذب اور افترا سے کام لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی حدیث قابل قبول نہیں بلکہ محتاط محدثین کے نزدیک توبہ کے بعد بھی ان کی روایات ناقابلِ قبول رہیں گی۔

ضعیف راویوں کی ایک قسم وہ بھی ہے کہ اگرچہ ان سے حدیث کے معاملے میں کوئی جھوٹ ثابت نہیں ہوا لیکن زندگی کے دوسرے عام معاملات میں جھوٹ بولتے ہیں، اس لیے ان کی روایات بھی ناقابلِ قبول ہیں، البتہ جن لوگوں سے شاذ و نادر بشری

کمزوری کی بنا پر کبھی جھوٹ کا ارتکاب ثابت ہوا ہو، بعض محدثین کے نزدیک ان کی سچی توبہ کے بعد ان سے حدیث لی جاسکتی ہے۔
امام مسلم نے اس بحث کے آخر میں ضعیف روایات کے انبار لگانے والے جن لوگوں کی تردید کی ہے ان سے مراد وہی لوگ ہیں جو محض اپنے علم وفضل کا رعب جمانے کے لیے صحیح وضعیف کا امتیاز ظاہر کیے بغیر رطب ویابس کو بیان کردیتے ہیں اور لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بولے گئے جھوٹ پھیلانے میں ممد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

(المعجم ٦) - (بَابُ صِحَّةِ الِاحْتِجَاجِ بِالْحَدِيثِ الْمُعَنْعَنِ إِذَا أَمْكَنَ لِقَاءُ الْمُعَنْعَنِينَ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مُدَلِّسٌ) (التحفة ٦)

باب: 6- لفظ عن کے ذریعے سے روایت کردہ حدیث حجت ہے بشرطیکہ راویوں کی ملاقات ممکن ہو اور ان میں سے کوئی راوی مدلس نہ ہو

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ مُنْتَحِلِي الْحَدِيثِ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا فِي تَصْحِيحِ الْأَسَانِيدِ وَتَسْقِيمِهَا بِقَوْلٍ، لَوْ ضَرَبْنَا عَنْ حِكَايَتِهِ وَذِكْرِ فَسَادِهِ صَفْحًا، لَكَانَ رَأْيًا مَّتِينًا، وَمَذْهَبًا صَحِيحًا؛ إِذِ الْإِعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ الْمُطَّرَحِ، أَحْرٰى لِإِمَاتَتِهِ وَإِخْمَالِ ذِكْرِ قَائِلِهِ، وَأَجْدَرُ أَنْ لَّا يَكُونَ ذٰلِكَ تَنْبِيهًا لِّلْجُهَّالِ عَلَيْهِ، غَيْرَ أَنَّا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُورِ الْعَوَاقِبِ وَاغْتِرَارِ الْجَهَلَةِ بِمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، وَإِسْرَاعِهِمْ إِلَى اعْتِقَادِ خَطَإِ الْمُخْطِئِينَ، وَالْأَقْوَالِ السَّاقِطَةِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ، رَأَيْنَا الْكَشْفَ عَنْ فَسَادِ قَوْلِهِ وَرَدَّ مَقَالَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَلِيقُ بِهَا مِنَ الرَّدِّ، أَجْدٰى عَلَى الْأَنَامِ وَأَحْمَدَ لِلْعَاقِبَةِ - إِنْ شَاءَ اللهُ -.

علم حدیث سے انتساب کا دعویٰ کرنے والے ہمارے ایک ہم عصر نے سندوں کو صحیح اور ضعیف ٹھہرانے کے معاملے میں ایسی باتیں کہی ہیں کہ اگر ہم انھیں نقل کرنے اور ان کے غلط ہونے کے ذکر کو مکمل طور پر نظر انداز کردیں تو یہ (بذات خود) ایک مضبوط رائے اور صحیح موقف ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ ناقابل قبول بات سے مکمل اعراض کرنا اس رائے کو اس کی موت کے حوالے کردینے اور اس کے کہنے والے کی گمنامی کے لیے زیادہ مناسب (لائحہ عمل ہے) اور اس (مقصد کے حصول کے) لیے زیادہ مفید ہے کہ (اس کا ذکر کرنا) جاہلوں کو اس کی طرف متوجہ کرنے کا سبب نہ بنے۔ اس کے برعکس جب ہمیں اس بات کا اندیشہ ہوا کہ اس کے نتائج برے ہو سکتے ہیں، (حقائق سے) لاعلم لوگ نئی نکالی گئی باتوں کے دھوکے میں آسکتے ہیں اور وہ جلد بازی میں غلط باتیں کرنے والوں کی غلطیوں اور ایسے اقوال کے معتقد ہوسکتے ہیں جو اہل علم کے ہاں ساقط الاعتبار ہیں تو ہم نے یہ رائے اپنائی کہ ایسے انسان کی بات کی خرابی کو ظاہر کرنا اور اس کی اتنی تردید جتنی کہ ضروری ہے، لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ بخش اور نتائج کے اعتبار سے (زیادہ) قابل تعریف ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

وَزَعَمَ الْقَائِلُ الَّذِي افْتَتَحْنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ، وَالْإِخْبَارِ عَنْ سُوءِ رَوِيَّتِهِ، أَنَّ كُلَّ إِسْنَادٍ لِّحَدِيثٍ فِيهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ، وَّقَدْ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ كَانَا فِي عَصْرٍ وَّاحِدٍ، وَّجَائِزٌ أَنْ يَّكُونَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى الرَّاوِي عَمَّنْ رَوٰى عَنْهُ، قَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَشَافَهَهُ بِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا وَّلَمْ نَجِدْ فِي شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُمَا الْتَقَيَا قَطُّ، أَوْ تَشَافَهَا بِحَدِيثٍ، أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ عِنْدَهُ بِكُلِّ خَبَرٍ جَاءَ هٰذَا الْمَجِيءَ، حَتّٰى يَكُونَ عِنْدَهُ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدِ اجْتَمَعَا مِنْ دَهْرِهِمَا مَرَّةً فَصَاعِدًا، أَوْ تَشَافَهَا بِالْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا، أَوْ يَرِدَ خَبَرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا، أَوْ تَلَاقِيهِمَا، مَرَّةً مِّنْ دَهْرِهِمَا فَمَا فَوْقَهَا، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمُ ذٰلِكَ، وَلَمْ تَأْتِ رِوَايَةٌ صَحِيحَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ عَنْ صَاحِبِهِ قَدْ لَقِيَهُ مَرَّةً، وَّسَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا - لَّمْ يَكُنْ فِي نَقْلِهِ الْخَبَرَ عَمَّنْ رَوٰى عَنْهُ ذٰلِكَ، وَالْأَمْرُ - كَمَا وَصَفْنَا - حُجَّةٌ، وَّكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ مَوْقُوفًا، حَتّٰى يَرِدَ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لِشَيْءٍ مِّنَ الْحَدِيثِ، قَلَّ أَوْ كَثُرَ فِي رِوَايَةٍ مِّثْلِ مَا وَرَدَ.

ان صاحبِ قول کا، جن کا قول نقل کر کے اور جن کے غلط نقطۂ نظر کی خبر دے کر ہم نے گفتگو کا آغاز کیا، خیال یہ ہے کہ حدیث کی ہر سند جس میں فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ (فلاں نے فلاں سے) کہہ کر روایت (کی گئی) ہے اور یہ بات (بھی) احاطۂ علم میں آچکی ہے کہ وہ دونوں ایک ہی زمانے میں تھے اور اس بات کا (بھی پورا) امکان ہے کہ روایت کرنے والے نے جس سے روایت کی اس سے سنی ہوگی اور اس سے روبرو ملاقات کی ہوگی لیکن ہم (قطعیت کے ساتھ) نہیں جانتے کہ اس نے (واقعتاً اس روایت کو) اس سے سنا تھا اور کسی روایت میں ہمیں یہ بھی نہیں ملا کہ وہ (دونوں واقعتاً) کبھی آپس میں ملے تھے یا ایک دوسرے سے حدیث سنی سنائی تھی تو اس صورت میں پہنچنے والی روایت سے اس کے لیے (جس تک وہ روایت پہنچی) حجت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس کے علم میں آجائے کہ وہ دونوں اپنی پوری زندگی میں ایک یا زیادہ بار آپس میں ملے یا دونوں نے روبرو ایک دوسرے سے حدیث سنی اور سنائی یا (پھر کوئی ایسی) خبر مل جائے جس میں پوری زندگی میں ایک یا زیادہ بار دونوں کے ایک جگہ ہونے یا آپس میں ملنے کا ذکر ہو۔ اگر اسے اس بات کا علم نہ ہو اور کوئی صحیح روایت اس بات کی خبر دینے والی (اس تک) نہ پہنچی ہو کہ یہ راوی اپنے صاحب (استاد) سے (کم از کم) ایک بار ملا تھا اور اس سے کچھ سنا تھا، تو وہ اس شخص سے، جس سے اس نے روایت کی، خبر نقل کرنے میں حجت نہ ہوگا جبکہ معاملہ اسی طرح ہو جس طرح ہم نے بیان کیا ہے۔[1] (یہ) حدیث اس روایت کرنے والے تک موقوف ہوگی یہاں تک کہ اس کے پاس راوی کے (اپنے) استاد سے روایت میں سماع، کم ہو یا زیادہ، کی خبر نہ پہنچ جائے،

1 یعنی ایسا ناقل یا راوی اس قابل نہ ہوگا کہ اس کی اس طرح روایت کردہ حدیث کو حجت تسلیم کیا جاسکے۔

جس طرح بیان ہو چکا۔

فوائد و مسائل: ① یہ قول جس کی امام مسلم تردید کر رہے ہیں امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی بن مدینی کا ہے۔ امام نووی کے مطابق اس کی بنیاد یہ ہے کہ غیر مدلس راوی نے لفظ عن استعمال کرتے ہوئے، جس میں سماع کی تصریح نہیں، اگر کوئی روایت بیان کی ہے اور اس بات کا ثبوت بھی مل گیا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے تھے تو اسے متصل روایت قرار دیا جائے گا کیونکہ جو راوی مدلس نہیں وہ لفظ عن سے جو حدیث روایت کرتے ہیں وہ سماع ہی کے ذریعے سے حاصل کی گئی ہوتی ہے۔ یہی معمول ہے کہ غیر مدلس راوی سماع کی تعبیر لفظِ عن سے کرتے ہیں، البتہ مدلسین لفظ عن استعمال کرتے ہوئے اپنا سماع مراد نہیں لیتے، اسی لیے محدثین نے شرط لگائی کہ مدلس راوی عن استعمال کرے تو یہ متصل سند نہیں سمجھی جائے گی۔ غیر مدلس کے بارے میں اگر ملاقات کا ثبوت مل جائے تو ظن غالب یہی ہوگا کہ سند متصل ہے۔ اس کے برخلاف اگر ملاقات کا امکان موجود ہے لیکن ملاقات ثابت نہیں تو ظن غالب اتصال کا نہ ہوگا بلکہ یہ ایسی سند ہوگی جس میں اتصال اور عدم اتصال دونوں کا گمان یکساں ہوگا۔ ایسی روایت غلط بیانی یا ضعف کی بنا پر نہیں بلکہ شک کی بنا پر نا قابل قبول ہوگی۔[1]

امام مسلم نے اپنی صحیح کے لیے احادیث منتخب کرتے ہوئے اپنا نقطۂ نظر ملحوظ رکھا ہے جس کے لیے انھوں نے بھرپور طریقے سے دلائل دیے ہیں۔ امام بخاری نے اگرچہ اپنے استاد امام ابن مدینی کی طرح غیر مدلس راویوں کے لیے ملاقات کے ثبوت کو صحت کی شرط قرار نہیں دیا لیکن اپنی صحیح کے لیے معیار مقرر کرتے ہوئے اسے اپنے انتخاب کی شرط ضرور قرار دیا ہے۔ یہ شرط احتیاطِ مزید کے زمرے میں آتی ہے۔ امام بخاری نے چونکہ اسے صحت کی شرط قرار نہیں دیا، اس لیے بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ امام مسلم نے امام بخاری کے نقطۂ نظر کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے، غلط ہے۔[2] ② امت نے امام مسلم کے معیار کو بھی قبول کیا، ان کی منتخب کردہ تمام احادیث کو صحیح گردانا اور حضرت امام بخاری کی شرط کو بھی، جنھوں نے اپنے استاد کی شرطِ صحت کو شرطِ احتیاط کے طور پر اپنایا، کما حقہ وقعت دی اور بخاری کے معیار صحت کو بلند تر قرار دیا۔

وَهٰذَا الْقَوْلُ - يَرْحَمُكَ اللّٰهُ - فِي الطَّعْنِ فِي الْأَسَانِيدِ، قَوْلٌ مُّخْتَرَعٌ مُّسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوقٍ صَاحِبُهُ إِلَيْهِ وَلَا مُسَاعِدَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدِيمًا وَّحَدِيثًا، أَنَّ كُلَّ رَجُلٍ ثِقَةٍ رَّوٰى عَنْ مِّثْلِهِ حَدِيثًا، وَّجَائِزٌ مُّمْكِنٌ لَّهُ لِقَاؤُهُ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ، لِكَوْنِهِمَا جَمِيعًا كَانَا فِي عَصْرٍ وَّاحِدٍ، وَّإِنْ لَّمْ

اسانید (حدیث) میں طعن (اعتراض) کے بارے میں یہ قول (اللہ آپ پر رحم فرمائے) ایک من گھڑت (اور) نیا قول ہے۔ اس کے قائل سے پہلے یہ بات نہیں کہی گئی، اہل علم میں سے اس کی تائید نہیں کی گئی۔ (اصل) معاملہ یہ ہے کہ اخبار اور روایات کے ماہر قدیم و جدید اہل علم کے درمیان مشہور اور متفق علیہ قول یہی ہے کہ ہر ثقہ انسان جس نے اپنے جیسے ثقہ سے روایت کی جن کا آپس میں ملنا اور ایک دوسرے سے سننا ممکن تھا اور وہ اس وجہ سے کہ دونوں ایک ہی عہد میں تھے، چاہے ہم تک اس بات کی حتمی خبر نہ

① شرح صحیح مسلم للنووي:1/183. 2 الباعث الحثيث:1/102-106.

يَأْتِ فِي خَبَرٍ قَطُّ أَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا تَشَافَهَا بِكَلَامٍ، فَالرِّوَايَةُ ثَابِتَةٌ، وَالْحُجَّةُ بِهَا لَازِمَةٌ؛ إِلَّا أَنْ يَكُونَ هُنَاكَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ: أَنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ لَمْ يَلْقَ مَنْ رَوٰى عَنْهُ، أَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَمَّا - وَالْأَمْرُ مُبْهَمٌ - عَلَى الْإِمْكَانِ الَّذِي فَسَّرْنَا، فَالرِّوَايَةُ عَلَى السَّمَاعِ أَبَدًا، حَتّٰى تَكُونَ الدَّلَالَةُ الَّتِي بَيَّنَّا.

پہنچی ہو کہ وہ ملے تھے اور رو در رو گفتگو کی تھی تو (ان کی) روایت ثابت شدہ (متصور) ہوگی، حجت مانتے ہوئے اس سے استدلال کرنا لازمی ہوگا، سوائے اس کے کہ ایسی کوئی واضح دلیل موجود ہو کہ روایت کرنے والا اس سے نہیں ملا جس سے اس نے روایت کی ہے یا اس سے کوئی حدیث نہیں سنی لیکن (معاملے میں ابہام کے باوجود) اس امکان کے مطابق جس کی وضاحت ہم نے کی، روایت ہمیشہ سماع پر محمول ہوگی، سوائے اس کے کہ (نہ ملنے کی) ایسی دلیل میسر آ جائے جس کی ہم نے وضاحت کی۔

فَيُقَالُ لِمُخْتَرِعِ هٰذَا الْقَوْلِ الَّذِي وَصَفْنَا مَقَالَتَهُ، أَوْ لِلذَّابِّ عَنْهُ: قَدْ أَعْطَيْتَ فِي جُمْلَةِ قَوْلِكَ أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ، عَنِ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ حُجَّةٌ يَلْزَمُ بِهِ الْعَمَلُ، ثُمَّ أَدْخَلْتَ فِيهِ الشَّرْطَ بَعْدُ، فَقُلْتَ: حَتّٰى يُعْلَمَ أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا الْتَقَيَا مَرَّةً فَصَاعِدًا، وَّ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا، فَهَلْ تَجِدُ هٰذَا الشَّرْطَ الَّذِي اشْتَرَطْتَهُ عَنْ أَحَدٍ يَلْزَمُ قَوْلُهُ؟ وَإِلَّا فَهَلُمَّ دَلِيلًا عَلٰى مَا زَعَمْتَ.

جس قول کو ہم نے نقل کیا اس کے ایجاد کرنے والے یا اس کا دفاع کرنے والے سے یہ کہا جائے گا کہ آپ نے بھی مجموعی طور پر اپنی بات میں یہ تسلیم کر لیا کہ اکیلے ثقہ کی (دوسرے) اکیلے ثقہ سے روایت حجت ہے جس پر عمل کرنا لازمی ہے، اس کے بعد اسی بات میں آپ نے یہ شرط ڈال دی اور کہا کہ یہ اس وقت ہوگا جب معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں ایک یا زیادہ بار ملے تھے اور اس (روایت کرنے والے) نے اس سے کچھ سنا تھا تو کیا یہ شرط، جو آپ نے لگائی ہے، کسی ایسی ہستی کی طرف سے ملتی ہے جس کی بات (ماننا) لازمی ہو؟ اگر نہیں تو اپنے خیال کے بارے میں دلیل لائیے۔

فَإِنِ ادَّعٰى قَوْلَ أَحَدٍ مِّنْ عُلَمَاءِ السَّلَفِ بِمَا زَعَمَ مِنْ إِدْخَالِ الشَّرِيطَةِ فِي تَثْبِيتِ الْخَبَرِ، طُولِبَ بِهِ، وَلَنْ يَّجِدَ هُوَ وَلَا غَيْرُهُ إِلٰى إِيجَادِهِ سَبِيلًا، وَّإِنْ هُوَ ادَّعٰى فِيمَا زَعَمَ دَلِيلًا يَحْتَجُّ بِهِ، قِيلَ لَهُ: وَمَا ذٰلِكَ الدَّلِيلُ؟ فَإِنْ قَالَ: قُلْتُهُ؛ لِأَنِّي وَجَدْتُ رُوَاةَ الْأَخْبَارِ قَدِيمًا وَّحَدِيثًا يَّرْوِي أَحَدُهُمْ عَنِ الْآخَرِ الْحَدِيثَ وَلَمَّا يُعَايِنْهُ، وَلَا سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا قَطُّ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ

اگر وہ خبر (حدیث یا اثر) کے ثبوت کے لیے اپنے خیال کے مطابق شرط عائد کرنے کے بارے میں علمائے سلف میں سے کسی کے قول کا دعویٰ کریں تو ان سے یہ قول (پیش کرنے) کا مطالبہ کیا جائے گا۔ وہ یا کوئی دوسرا ایسا قول پیش کرنے کی کوئی سبیل نہیں نکال سکے گا اور اگر وہ اپنے خیال کے حق میں کسی دلیل کا دعویٰ کریں جس سے انھوں نے حجت پکڑی ہے تو (ان سے) کہا جائے گا: وہ دلیل کیا ہے؟ اگر وہ کہیں: میں یہ اس لیے کہتا ہوں کہ میں نے گزشتہ اور موجودہ زمانے

اسْتَجَازُوا رِوَايَةَ الْحَدِيثِ بَيْنَهُمْ هٰكَذَا عَلَى الْإِرْسَالِ مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ، وَّالْمُرْسَلُ مِنَ الرِّوَايَاتِ فِي أَصْلِ قَوْلِنَا وَقَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ لَيْسَ بِحُجَّةٍ - اِحْتَجْتُ، لِمَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ، إِلَى الْبَحْثِ عَنْ سَمَاعِ رَاوِي كُلِّ خَبَرٍ عَنْ رَّاوِيهِ، فَإِذَا أَنَا هَجَمْتُ عَلٰى سَمَاعِهِ مِنْهُ لِأَدْنٰى شَيْءٍ، ثَبَتَ عَنْهُ عِنْدِي بِذٰلِكَ جَمِيعُ مَا يَرْوِي عَنْهُ بَعْدُ، فَإِنْ عَزَبَ عَنِّي مَعْرِفَةُ ذٰلِكَ، أَوْقَفْتُ الْخَبَرَ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي مَوْضِعَ حُجَّةٍ لِّإِمْكَانِ الْإِرْسَالِ فِيهِ.

میں اخبار (واحادیث) روایت کرنے والوں کو دیکھا ہے کہ ان میں کوئی راوی دوسرے سے اسے دیکھے یا کبھی اس سے (براہ راست حدیث) سنے بغیر روایت کرتا ہے، اس لیے جب میں نے دیکھا کہ ان لوگوں نے سماع کے بغیر ارسال کی شکل میں ایک دوسرے سے حدیث روایت کرنے کو جائز قرار دے رکھا ہے اور روایتوں میں سے (ایسی) مرسل روایتیں ہمارے اور اہل علم کے بنیادی قول کے مطابق حجت نہیں، تو اس سے میں نے اس علت کی بنا پر، جو میں نے بیان کی، یہ استدلال کیا ہے کہ ہر روایت کرنے والے کا اس سے سماع تلاش کیا جائے جس سے وہ روایت کرتا ہے۔ اگر میں اس کے اس (استاد) سے کسی کم از کم چیز کے سماع (کے ثبوت) کو پانے میں کامیاب ہو جاؤں تو اس کے بعد میرے نزدیک اس کی اس (اپنے استاد) سے کی گئی تمام روایات ثابت ہو جائیں گی۔ اگر اس (کم از کم سماع) کی معرفت مجھے حاصل نہ ہو سکی تو میں اس خبر (کو قبول کرنے) سے توقف کروں گا اور ارسال کے امکان کی وجہ سے یہ (روایات) میرے لیے قابلِ حجت نہ ہوں گی۔

فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ فِي تَضْعِيفِكَ الْخَبَرَ وَتَرْكِكَ الِاحْتِجَاجَ بِهِ إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ، لَزِمَكَ أَنْ لَّا تُثْبِتَ إِسْنَادًا مُّعَنْعَنًا حَتّٰى تَرٰى فِيهِ السَّمَاعَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلٰى آخِرِهِ.

تو (اس کے جواب میں) اس سے یہ کہا جائے گا: اگر آپ کی طرف سے (ایسی) روایت کو ضعیف قرار دینے اور اس کو بطور حجت قبول نہ کرنے کی علت (یہ ہے کہ) اس میں ارسال کا امکان ہے تو پھر آپ پر لازم ہے کہ آپ لفظِ عن سے بیان کردہ (کسی بھی) سند کو اول سے آخر تک سماع (کا ثبوت) دیکھے بغیر ثابت شدہ قرار نہ دیں۔

وَذٰلِكَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْوَارِدَ عَلَيْنَا بِإِسْنَادِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، فَبِيَقِينٍ نَّعْلَمُ أَنَّ هِشَامًا قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ، وَأَنَّ أَبَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ، كَمَا نَعْلَمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَدْ

اور وہ اس طرح ہے کہ ہمارے سامنے جو حدیث ہشام بن عروہ کی اپنے والد سے (اور ان کی حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا سے آئے تو اس کے بارے میں ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ہشام نے اپنے والد سے (احادیث کا) سماع کیا اور یہ کہ ان

سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَدْ يَجُوزُ، إِذَا لَمْ يَقُلْ هِشَامٌ - فِي رِوَايَةٍ يَرْوِيهَا عَنْ أَبِيهِ -: «سَمِعْتُ» أَوْ «أَخْبَرَنِي»، أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ فِي تِلْكَ الرِّوَايَةِ إِنْسَانٌ آخَرُ، أَخْبَرَهُ بِهَا عَنْ أَبِيهِ، وَلَمْ يَسْمَعْهَا هُوَ مِنْ أَبِيهِ، لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَرْوِيَهَا مُرْسَلًا، وَلَا يُسْنِدَهَا إِلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ. وَكَمَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِي هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، فَهُوَ أَيْضًا مُمْكِنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، وَكَذٰلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ، لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ سَمَاعِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث سنیں جس طرح یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے سنا۔ اور کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے (خصوصاً اس وقت) جب ہشام نے (اپنے والد سے بیان کی گئی روایت میں) ''میں نے سنا'' یا ''انھوں نے مجھے خبر دی'' (کے الفاظ) نہ کہے ہوں کہ اس کے اور اس کے والد کے درمیان کوئی اور انسان (بطور راوی) موجود ہو جس نے اس کے والد سے (سن کر) اسے خبر دی ہو اور اس نے خود وہ روایت اپنے والد سے نہ سنی ہو۔ (ایسا اس وقت ہوا ہو) جب اس (ہشام) نے اسے مرسل (ہی) روایت کرنا پسند کیا ہو اور اس کا اسناد اس شخص کی طرف نہ کیا ہو جس سے (اصل میں) اس نے روایت سنی تھی، اور جیسے یہ ہشام کی اپنے والد سے روایت میں ممکن ہے اسی طرح اس کے والد کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں بھی (ایسا) ممکن ہے، اسی طرح ہر ایسی حدیث کی سند میں جہاں ایک کے دوسرے سے سماع کا ذکر نہ ہو (یہ احتمال موجود ہے۔)

وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا، فَجَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَنْزِلَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعَ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضَ أَحَادِيثِهِ، ثُمَّ يُرْسِلَهُ عَنْهُ أَحْيَانًا، وَلَا يُسَمِّيَ مَنْ سَمِعَ مِنْهُ، وَيَنْشَطَ أَحْيَانًا فَيُسَمِّي الرَّجُلَ الَّذِي حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيثَ وَيَتْرُكَ الْإِرْسَالَ.

جب عمومی طور پر یہ بات معلوم ہو کہ ہر ایک نے اپنے (اپنے) استاد سے بہت (سی احادیث کا) سماع کیا ہے تو ہر راوی یہ کر سکتا ہے کہ بعض روایات اس نے نازل (زیادہ واسطوں والی) سند سے حاصل کی ہوں اور اسی (استاد) کی بعض احادیث اس نے (براہ راست سننے کے بجائے) کسی غیر کے توسط سے سنی ہوں، پھر بعض اوقات ان میں ارسال (کوئی درمیانی واسطہ ذکر نہ کرنا) سے کام لے اور جس سے (اصل میں) روایت سنی اس کا نام نہ لے اور کبھی نشاط (علمی) سے کام لے اور جس سے حدیث سنی اس کا نام ذکر کر دے اور ارسال کو ترک کر دے۔

وَمَا قُلْنَا مِنْ هٰذَا مَوْجُودٌ فِي الْحَدِيثِ، مُسْتَفِيضٌ مِنْ فِعْلِ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ، وَأَئِمَّةِ

ہم نے جو کچھ کہا ہے یہ (محض ایک احتمال نہیں، علم) حدیث میں (واقعتاً) موجود ہے۔ بہت سے ثقہ محدثین اور

أَهْلِ الْعِلْمِ.

اہل علم ائمہ کی طرف سے یہ عمل تسلسل سے جاری رہا ہے۔

وَسَنَذْكُرُ مِنْ رِّوَايَاتِهِمْ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى أَكْثَرَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

اب ہم ان (حضرات) کی مذکورہ اسلوب کی کچھ روایات کا تذکرہ کریں گے جن کے ذریعے سے ان شاءاللہ ان سے زیادہ روایات کے لیے استدلال کیا جا سکے گا۔

فَمِنْ ذٰلِكَ، أَنَّ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَابْنَ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعًا وَّابْنَ نُمَيْرٍ وَّجَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ.

ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ ایوب سختیانی، (عبداللہ) ابن مبارک، وکیع، ابن نمیر اور ان کے علاوہ ایک جماعت نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لیے وہ خوشبو لگایا کرتی جو سب سے اچھی مجھے ملا کرتی۔

فَرَوٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةَ بِعَيْنِهَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّدَاوُدُ الْعَطَّارُ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

پھر بعینہ یہی روایت لیث بن سعد، داود عطار، حُمید بن اسود، وُہیب بن خالد اور ابو اسامہ نے ہشام سے بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عثمان بن عروہ (ہشام کے بھائی) نے عروہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

وَرَوٰى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

اور ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے، اپنا سر میرے قریب کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کرتی اور میں (اس وقت) حیض کی حالت میں ہوتی۔

فَرَوَاهَا بِعَيْنِهَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

پھر بعینہ یہی حدیث امام مالک نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عمرہ (بنت عبدالرحمٰن انصاریہ تابعیہ) سے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

وَرَوٰى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ. فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فِي

اور زہری اور صالح بن ابی حسان نے ابوسلمہ (بن عبد الرحمٰن بن عوف) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ (اپنی بیویوں کو) بوسہ دیتے جبکہ

هٰذَا الْخَبَرِ فِي الْقُبْلَةِ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

آپ روزے میں ہوتے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بوسے کی اس حدیث کے بارے میں کہا: مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، انھیں عمر بن عبدالعزیز نے بتایا کہ انھیں عروہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ انھیں بوسہ دیتے جبکہ آپ روزے کی حالت میں ہوتے۔

وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

ابن عیینہ اور دیگر نے عمرو بن دینار سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا (کھانے کی اجازت دی) اور ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

فَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَهٰذَا النَّحْوُ فِي الرِّوَايَاتِ كَثِيرٌ. يَكْثُرُ تَعْدَادُهُ، وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا كِفَايَةٌ لِّذَوِي الْفَهْمِ.

اسی حدیث کو حماد بن زید نے عمرو (بن دینار) سے، انھوں نے محمد بن علی (بن ابی طالب) سے، انھوں نے جابر سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔ اس قسم کی روایات کی تعداد بہت زیادہ ہے جو ہم نے ذکر کی ہیں، وہ فہم رکھنے والوں کے لیے کافی ہیں۔

فَإِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ عِنْدَ مَنْ وَّصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ، فِي فَسَادِ الْحَدِيثِ وَتَوْهِينِهِ، إِذَا لَمْ يُعْلَمْ أَنَّ الرَّاوِيَ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَّوٰى عَنْهُ شَيْئًا، إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ، لَزِمَهُ تَرْكُ الِاحْتِجَاجِ فِي قِيَادِ قَوْلِهِ بِرِوَايَةِ مَنْ يُّعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَّوٰى عَنْهُ، إِلَّا فِي نَفْسِ الْخَبَرِ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ؛ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ عَنِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ نَقَلُوا الْأَخْبَارَ، إِنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ تَارَاتٌ يُّرْسِلُونَ فِيهَا الْحَدِيثَ إِرْسَالًا، وَّلَا يَذْكُرُونَ مَنْ سَمِعُوهُ مِنْهُ، وَتَارَاتٌ يَّنْشَطُونَ فِيهَا فَيُسْنِدُونَ الْخَبَرَ عَلٰى هَيْئَةِ مَا سَمِعُوا، فَيُخْبِرُونَ بِالنُّزُولِ فِيهِ إِنْ نَّزَلُوا، وَبِالصُّعُودِ فِيْهِ إِنْ صَعِدُوا، كَمَا شَرَحْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمْ.

جن صاحب کا قول ہم نے پہلے نقل کیا ہے، ان کے ہاں اس حدیث کی خرابی اور کمزوری کا سبب، جب راوی کے بارے میں علم نہ ہو کہ اس نے اپنے استاد سے کچھ سنا، اس (حدیث) میں ارسال کا امکان ہے تو اس کے لیے اپنے ہی قول کی پیروی کرتے ہوئے اس راوی کی بھی، جس کا اپنے استاد سے سماع معلوم ہے، اس روایت کے سوا جس میں سماع کا ذکر موجود ہے، باقی احادیث سے استدلال ترک کر دینا لازمی ہے۔ اس کی وجہ وہی بات ہے جو ہم پہلے (ہی) احادیث کو نقل کرنے والے (بڑے) ائمہ کے (عمل کے) حوالے سے واضح کر چکے ہیں کہ کئی مرتبہ وہ حدیث (کی روایت) میں ارسال کرتے تھے اور ان (راویوں) کا ذکر نہ کرتے جن سے انھوں نے (براہ راست) وہ حدیث سنی تھی اور کئی بار جب وہ نزول پر آمادہ ہوتے تو وہ نشاط علمی سے کام لیتے ہوئے جس طرح انھوں نے حدیث سنی اسی

کے عین مطابق نازل (زیادہ واسطوں والی) سند سے اس کو روایت کر دیتے اور جب صعود (کم واسطوں کی سند اختیار) کرنا چاہتے تو سند میں کم واسطوں سے روایت بیان کرتے، جس طرح ہم ان کے حوالے سے بالتفصیل بیان کر چکے ہیں۔

وَمَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِّنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ، مِمَّنْ يَّسْتَعْمِلُ الْأَخْبَارَ وَيَتَفَقَّدُ صِحَّةَ الْأَسَانِيدِ وَسُقْمَهَا مِثْلَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَابْنِ عَوْنٍ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَّشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَيَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَّمَنْ بَعْدَهُمْ مِّنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ، فَتَّشُوا عَنْ مَّوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيدِ، كَمَا ادَّعَاهُ الَّذِي وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ.

ائمۂ سلف میں سے احادیث کے استعمال (ان سے استدلال) اور سندوں کی صحت اور کمزوری کو پرکھنے والوں، مثلاً: ایوب سختیانی، ابن عون، مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، یحیٰی بن سعید قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی اور بعد کے ائمۂ حدیث میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ انھوں نے (بالجملہ) سندوں میں سماع (براہ راست سننے) کے مقامات ڈھونڈے ہوں (اور ان کی بنا پر حدیث کی صحت اور سقم کے حوالے سے حکم لگایا ہو) جس طرح ان (صاحب) نے دعویٰ کیا ہے جن کا قول ہم نے نقل کیا۔

وَإِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ مِنْهُمْ سَمَاعَ رُوَاةِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ رَّوٰى عَنْهُمْ - إِذَا كَانَ الرَّاوِي مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيسِ فِي الْحَدِيثِ وَشُهِرَ بِهِ، فَحِينَئِذٍ يَّبْحَثُونَ عَنْ سَمَاعِهِ فِي رِوَايَتِهِ. وَيَتَفَقَّدُونَ ذٰلِكَ مِنْهُ، كَيْ تَنْزَاحَ عَنْهُمْ عِلَّةُ التَّدْلِيسِ.

اور حقیقت یہی ہے کہ جن لوگوں نے حدیث کے راویوں کے اپنے اساتذہ سے سماع کی جستجو کی، تب یہ جستجو کرتے تھے جب کوئی راوی ان راویوں میں سے ہوتا جو حدیث کی تدلیس میں معروف ہوتے اور ان کی شہرت اسی حوالے سے ہوتی۔ اس وقت وہ اس کی روایت میں سماع (کی تصریح) ڈھونڈتے اور اس سے اس (سماع) کو تلاش کرتے تاکہ ان (راویوں) سے تدلیس کی علت زائل ہو جائے۔

فَمَا ابْتُغِيَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ مُدَلِّسٍ، عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ، فَمَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِّمَّنْ سَمَّيْنَا وَلَمْ نُسَمِّ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

تدلیس نہ کرنے والے راوی کے حوالے سے اس شکل میں جس طرح ان کا خیال ہے جن کا قول ہم نے نقل کیا، کسی نے (بھی سماع کی) یہ جستجو نہیں کی، ہم نے جن ائمہ کا نام لیا یا جن کا نام نہیں لیا، ان میں سے کسی کی طرف سے (بھی) ہم نے ایسی بات نہیں سنی۔

فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ - وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ - قَدْ رَوٰى عَنْ حُذَيْفَةَ

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ نے (اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دیدار کا شرف حاصل

وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، وَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيثًا يُّسْنِدُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا، وَلَا حَفِظْنَا فِي شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ يَزِيدَ شَافَهَ حُذَيْفَةَ وَأَبَا مَسْعُودٍ بِحَدِيثٍ قَطُّ، وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهُمَا فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا.

کیا ہے) حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما دونوں سے ایک ایک حدیث روایت کی ہے جس کی سند انھوں نے رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی ہے۔ان دونوں سے ان (عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ) کی روایت میں ان سے سماع کا ذکر نہیں نہ ہی (دوسری) روایات میں سے کسی میں ہم (حدیث کا شغف رکھنے والوں) نے یہ بات محفوظ کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہما نے حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود سے روبرو کبھی کوئی حدیث سنی ہو، نہ ہی کسی خاص روایت میں ہمیں یہ بات ملی ہے کہ انھوں نے ان دونوں کو دیکھا ہے۔

وَلَمْ نَسْمَعْ عَنْ أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ مَّضَى، وَلَا مِمَّنْ أَدْرَكْنَا، أَنَّهُ طَعَنَ فِي هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ - اللَّذَيْنِ، رَوَاهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، وَأَبِي مَسْعُودٍ - بِضَعْفٍ فِيهِمَا، بَلْ هُمَا وَمَا أَشْبَهَهُمَا، عِنْدَ مَنْ لَّاقَيْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ، مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ وَقَوِيِّهَا، يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ مَا نُقِلَ بِهَا، وَالِاحْتِجَاجَ بِمَا أَتَتْ مِنْ سُنَنٍ وَّآثَارٍ.

ہم نے نہ اُن اہل علم کے حوالے سے یہ سنا جو گزر گئے نہ ان سے جنھیں ہم نے پایا کہ (ان میں سے) کسی (ایک) نے ان دو حدیثوں کے بارے میں ضعیف ہونے کا طعن (اعتراض) کیا ہو جو عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیں بلکہ یہ دونوں حدیثیں اور ان جیسی دیگر حدیثیں ان علمائے حدیث کے نزدیک، جن سے ہم ملے، صحیح اور قوی سند کی روایتوں میں سے ہیں۔ ان (سب) کی ان کے بارے میں رائے یہ ہے کہ ان سے استدلال کیا جائے اور ان میں جو سنتیں اور (عملی) نمونے موجود ہیں ان کو حجت سمجھا جائے۔

وَهِيَ فِي زُعْمِ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ - مِنْ قَبْلُ - وَاهِيَةٌ مُّهْمَلَةٌ، حَتّٰى يُصِيبَ سَمَاعَ الرَّاوِي عَمَّنْ رَّوٰى.

لیکن یہ (احادیث) ان لوگوں کے خیال کے مطابق، جن کا قول ہم نے پہلے نقل کیا، انتہائی ضعیف اور بے معنی ہوں گی یہاں تک کہ انھیں روایت کرنے والے کا اس سے، جس سے انھوں نے روایت کی، سماع کا علم ہو جائے۔

وَلَوْ ذَهَبْنَا نُعَدِّدُ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَّهِنُ بِزُعْمِ هٰذَا الْقَائِلِ وَنُحْصِيهَا، لَعَجَزْنَا عَنْ تَقَصِّي ذِكْرِهَا وَإِحْصَائِهَا كُلِّهَا،

اگر ہم وہ احادیث، جو اہل علم کے ہاں صحیح اور اس بات کے قائل کے نزدیک کمزور اور ضعیف (ٹھہرتی) ہیں، شمار کرنے لگ جائیں اور ان کا احاطہ کریں تو ہم ان سب کا احاطہ اور

وَلٰكِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ نَّنْصِبَ مِنْهَا عَدَدًا يَكُونُ سِمَةً لِّمَا سَكَتْنَا عَنْهُ مِنْهَا .

شمار کرنے سے عاجز رہ جائیں گے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ان میں سے کچھ کو شمار کریں (جو) ان احادیث کی طرف سے بھی علامت ہوں گی جن کے بارے میں ہم خاموش رہیں گے۔

وَهٰذَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، وَأَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ، وَهُمَا مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَصَحِبَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَدْرِيِّينَ هَلُمَّ جَرًّا، وَّنَقَلَا عَنْهُمُ الْأَخْبَارَ حَتّٰى نَزَلَا إِلٰى مِثْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَذَوِيهِمَا، قَدْ أَسْنَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا، وَّلَمْ نَسْمَعْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا أَنَّهُمَا عَايَنَا أُبَيًّا أَوْ سَمِعَا مِنْهُ شَيْئًا .

یہ ابوعثمان نہدی اور ابورافع صائغ ہیں، ان دونوں نے جاہلیت کا دور (بھی) پایا اور رسول اللہ ﷺ کے بدری اور بعد والے صحابہ کے ساتھ بھی رہے۔ ان سے انھوں نے اخبار و احادیث بھی روایت کیں یہاں تک کہ ان (بدری صحابہ) سے بعد میں آنے والے ابوہریرہ، ابن عمر رضی اللہ عنہم اور ان دونوں کے شاگردوں تک آ کر روایت کی۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک (ایک) حدیث روایت کی۔ اور ہم نے کسی متعین روایت میں نہیں سنا کہ ان دونوں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا یا ان سے کوئی چیز سنی تھی۔

وَأَسْنَدَ أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ، وَهُوَ مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا، وَّأَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ، كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، خَبَرَيْنِ .

ابوعمرو شیبانی، وہ (جو) ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے دور جاہلیت دیکھا، نبی ﷺ کے زمانے میں (جوان) مرد تھے اور (اسی طرح) ابومعمر عبداللہ بن سخبرہ، دونوں میں سے ہر ایک نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے روایت کردہ دو حدیثیں (عن کے) اسناد سے بیان کیں۔

وَأَسْنَدَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا، وَّعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وُّلِدَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

عبید بن عمیر نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک حدیث روایت کی جبکہ عبید بن عمیر نبی ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔

وَأَسْنَدَ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ - وَّقَدْ أَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، ثَلَاثَةَ أَخْبَارٍ .

قیس بن ابی حازم نے (اور انھوں نے نبی ﷺ کا زمانہ دیکھا) ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے تین حدیثیں (عن کے) اسناد سے بیان کیں۔

وَأَسْنَدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى - وَقَدْ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَصَحِبَ عَلِيًّا - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

اور عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے (جنھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے احادیث (سن کر) حفظ کیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے ایک حدیث (عن کے) اسناد کے ساتھ روایت کی۔

وَأَسْنَدَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَيْنِ. وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا. وَقَدْ سَمِعَ رِبْعِيٌّ مِّنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَّرَوٰى عَنْهُ.

ربعی بن حراش نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبیِ اکرم ﷺ سے دو حدیثیں اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے ایک حدیث (عن کے) اسناد سے روایت کی اور ربعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے احادیث سنیں اور روایت کیں۔

وَأَسْنَدَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

نافع بن جبیر بن مطعم نے ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے (عن کے) اسناد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کی۔

وَأَسْنَدَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

نعمان بن ابی عیاش نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے تین حدیثیں (عن کے) اسناد کے ساتھ روایت کیں۔

وَأَسْنَدَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

عطاء بن یزید لیثی نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث (عن کے) اسناد کے ساتھ روایت کی۔

وَأَسْنَدَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا.

سلیمان بن یسار نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک حدیث روایت کی۔

وَأَسْنَدَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثَ.

حمید بن عبدالرحمان حمیری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبیِ اکرم ﷺ سے (عن کے) اسناد کے ساتھ ایک روایت بیان کی۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ التَّابِعِينَ الَّذِينَ نَصَبْنَا رِوَايَتَهُمْ

یہ تمام تابعین (ہیں، ان) کی ان صحابہ سے (جن کے

عَنِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ، لَمْ يُحْفَظْ عَنْهُمْ سَمَاعٌ عَلِمْنَاهُ مِنْهُمْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَا أَنَّهُمْ لَقُوهُمْ فِي نَفْسِ خَبَرٍ بِعَيْنِهِ.

ہم نے نام لیے) روایات کو ہم نے نمایاں کر کے پیش کیا ہے۔ ان میں سے کسی کا ان (صحابہ) سے سماع کسی متعین روایت کے ذریعے سے ہمارے علم میں آیا ہے نہ یہ بات ہی کہ وہ ان سے ملے، خود ان احادیث میں مذکور ہے۔

وَهِيَ أَسَانِيدُ عِنْدَ ذَوِي الْمَعْرِفَةِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ، لَا نَعْلَمُهُمْ وَهَّنُوا مِنْهَا شَيْئًا قَطُّ، وَلَا الْتَمَسُوا فِيهَا سَمَاعَ بَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ؛ إِذِ السَّمَاعُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُّمْكِنٌ مِّنْ صَاحِبِهِ غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ، لِّكَوْنِهِمْ جَمِيعًا كَانُوا فِي الْعَصْرِ الَّذِي اتَّفَقُوا فِيهِ.

علم احادیث و روایات کے ماہرین کے نزدیک یہ سندیں صحیح ترین سندوں میں سے ہیں، ہمیں علم نہیں کہ انھوں نے ان میں کسی کو ضعیف قرار دیا ہو (یا) ان کا ایک دوسرے سے سماع تلاش کیا ہو۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان میں سے ہر ایک کا (اپنے استاد سے) سماع ممکن ہے، بعید نہیں کیونکہ یہ اسی ایک زمانے میں تھے جس میں یہ سب یکجا تھے۔

وَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِي - أَحْدَثَهُ الْقَائِلُ الَّذِي حَكَيْنَاهُ، فِي تَوْهِينِ الْحَدِيثِ بِالْعِلَّةِ الَّتِي وَصَفَ - أَقَلَّ مِنْ أَنْ يُّعَرَّجَ عَلَيْهِ وَيُثَارَ ذِكْرُهُ إِذْ كَانَ قَوْلًا مُّحْدَثًا وَّكَلَامًا خَلْفًا لَّمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ سَلَفَ، وَيَسْتَنْكِرُهُ مَنْ بَعْدَهُمْ خَلَفَ، فَلَا حَاجَةَ بِنَا فِي رَدِّهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا شَرَحْنَا، إِذْ كَانَ قَدْرُ الْمَقَالَةِ وَقَائِلِهَا الْقَدْرَ الَّذِي وَصَفْنَا. وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى دَفْعِ مَا خَالَفَ مَذْهَبَ الْعُلَمَاءِ، وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

یہ قول جسے مذکورہ قائل نے احادیث کو اس علت کی بنا پر، جو اسی نے بیان کی، کمزور ٹھہرانے کے بارے میں ایجاد کیا ہے (اہمیت میں) اس سے کم ہے کہ اس پر (لمبے چوڑے غور و خوض کے لیے) زیادہ توقف کیا جائے یا اس کا زیادہ چرچا کیا جائے کیونکہ یہ ایک نیا قول ہے، ایک پسماندہ بات ہے جو اسلاف اہل علم میں سے کسی نے نہیں کی اور جو ان کے بعد آئے انھوں نے اسے رد کیا ہے، اس لیے ہمیں اپنی بیان کردہ تفصیل سے زیادہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ اس کا سبب یہ (بھی) ہے کہ اس بات کی اور اس کے کہنے والے کی قدر اتنی ہی ہے جتنی ہم نے بیان کی۔ علماء کے راستے کی مخالفت کرنے والے کی تردید میں اللہ (ہی) ہے جس کی اعانت طلب کی جاتی ہے اور اسی پر بھروسا ہے۔ تمام تعریف اکیلے اللہ کے لیے ہے، اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ، آپ کی آل اور صحابہ پر درود اور سلام بھیجے۔

